دیباچه

اس کتاب کا مضمون سمجھدار پڑھنے والے کے لئے باعث مقبول ہوگا اورکلام یعنی بائبل ہی کے ذریعے ثابت کیا جائے گا۔ جوتوریت زبور اورانبیاء کے صحیفے اورانجیل شریف کا مجموعه ہے۔ کہ سیدنا مسیح خدا ہیں۔جوجسم میں ظاہر ہوئے۔

میں ہر ایک پڑھنے والے سےدرخواست کرتا ہوں کہ وہ نہایت سنجیدگی سے اس کتاب کا مطالعه غیر متصبانہ ئخیال سے کرے ۔اس بات کو بھی مدِنظر رکھے کہ بائبل یعنی کلام الٰہی خدا کی وحدانیت پر نہایت زوردیتا ہے جس پرپورے طورپر ہمارا ایمان ہے۔

بیرونی شہادت ۔ ہر پڑھنے والا اس بات کو بھی مدِ نظر رکھے۔ کہ جتنے حوالجات اس کتاب میں دیئے گئے ہیں وہ کلام مقدس ہی کے مختلف حصوں کے نام ہیں ۔

توریت ،زبوراورا نبیاء کے صحیفوں کے مجموعه کی نقلیں مطابق اصل ابھی تک موجود ہیں۔ جو سیدنا مسیح کے مجسم ہونے سے ہی پہلے یعنی آج سے تقریباً ۱۹۰۰ سال پیشتر موجود تھیں۔

تین انجیلیں نقل شدہ مطابق اصل موجود ہیں۔ جو اصل زبان یونانی سے بڑے بڑے حروف میں نقل کی گئی ہیں۔ اورچوتھی صدی سنِ عیسوی یعنی آج سے ۱۶۰۰سال پیشتر سے موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل جگہوں پر ان کو دیکھا جاسکتا ہے۔

اصل یونانی زبان سے نقل شدہ انجیلوں کے نام

(۱) کوڈیکس سائینٹیکس۔لندن کے عجائب گھر میں ابھی تک موجود ہے۔

(۲) کوڈیکس ویٹیکانس جوروما میں ابھی تک موجود ہے۔

(۳) اورافرائیم کوڈیکس پیرس میں موجود ہے۔

اندرونی شہادت۔ بیرونی شہادت کے علاوہ بائبل کی پیشینگوئیاں اوربائبل ہی میں ان کا پورا ہونا اس کےاصل ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے:

سیدنا مسیح نے کہا" میں توریت یا نبیوں کی کتاب کو۔۔۔۔ پورا کرنے آیا ہوں ۔کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ" جب تک زمین اورآسمان ٹل نہ جائیں ایک لفظ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلیگا۔جب تک پورا نہ ہوجائے ۔"(متی ۱۵: ۱۷تا ۱۸)۔انجیل شریف۔

"خداکا کلام ابد تک قائم ہے"(یسعیاہ ۴۰: ۸ انبیاء کے صحیفے)

اس لئے ہم ایمان سے کہہ سکتے ہیں ۔ کہ خداکا کلام ابد تک قائم ہے۔

اردو کا ترجمہ جو کلام مقدس سے یہاں کیا گیا ہے۔ اصلی زبان یونانی کے مطابق ہے۔ اور کوئی زبان کا عالم اسے پرکھ سکتا ہے۔ جو اصلی یونانی زبان سے ماہر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ۔ کہ اس کتاب کا ہر ایک پڑھنے والا کلام مقدس یعنی بائبل پڑھنے میں خود دلچسپی لیگا۔ اور اس کتاب کا مصنف خوشی سے متلاشیوں کو کلام مقدس کے مہیا کرنے کا انتظام کرے گا۔

(ڈینس ای۔ کلارک)

مصنف کی رائے

یہ کتاب میں نے شملہ سے کچھ فاصلہ پر چھوٹی سے ریاست بڑاڑی میں علیحدگی میں خداوند کے قدموں میں بیٹھ کر اور عزیز بزرگ رائٹ صاحب اور عزیز بھائی ڈینس ا ی ۔ کلارک کی رفاقت میں بیٹھ کر لکھی۔ان کی دعائیں میری روح کی تقویت کا باعث بنیں ۔ میں خود بھی ڈرتا کانپتا اور کمزوری میں لکھنے سے پہلے دعا کرتا رہا۔ خداوند کا روح مجھے سنبھالتا رہا۔

یسعیاہ نبی نے خداوند کا جلال دیکھایوحنا رسول نے جزیرہ پٹمس میں سیدنا مسیح کا جلال دیکھا ۔شاگردوں کے سامنے سیدنا مسیح کی شکل بدل گئی اورانہوں نے اس کا جلالی چہرہ دیکھا پولوس رسو ل پر اس نورانی چہرہ چمکا۔ستفنس نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور مسیح کا جلال دیکھا۔اور بزرگوں اورلاکھوں اور کروڑوں فرشتوں نے سیدنا مسیح کے جلال اوربزرگی کی گواہی دی چنانچہ لکھا ہے" اورجب میں نے نگا ہ کی تو اس تخت اوران جانداروں اور بزرگوں کے گرداگرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جنکا شمار لاکھوں اورکرڑوں تھا اوروہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ (مسیح)

ہی قدرت اوردولت اورحکمت اورطاقت اورعزت اورتمجیداور حمد کے لائق ہے۔(مکاشفہ ۵: ۱۱تا ۱۲)۔

اسی طرح اس چھوٹی سی کتاب میں میری گواہی بھی ان کے ساتھ شامل ہوکرمسیح کی الوہیت کی گواہی دی ہے تاکہ اس کے بزرگ نام کو جلال پرجلال پہنچے۔آمین ۔

(جے چنن خان)۔

الوہیت مسیح

بابِ اوّل

کلام مجسم ہوا۔(یوحنا ۱: ۱۴) انجیل

سیدنا مسیح کے مجسم ہونے کی وجہ

"کیونکہ وہ جس سے کسی جان کا کفارہ ہوتا ہے۔ سو لہو ہے"(توریت یعنی موسیٰ کی تیسری کتاب)احبار۱۷: ۱۱۔

جب بنی اسرائیل ملک مصر میں فرعون کی غلامی میں تھے۔ تو خدا نے انہیں "بے عیب" برہ کی قربانی کے خون سے کفارہ دے کرآزادکیا۔ چنانچہ لکھا ہے" (جسم میں)مسیح سے ۱۴۹۱ سال پیشتر کا نوشتہ (توریت) " تمہارا برہ" بے عیب ہونا چاہیے --------تو خداوند درپرسے گذریگا اور ہلاک کرنے والے کو نہ چھوڑیگا ۔ کہ تمہارے گھروں میں آکر تمہیں مارے۔(توریت)خروج ۱۲: ۲۲تا ۲۳)۔ یہاں پرخدا نے مصر سے اورفرعون کی غلامی سے اس"بے عیب برہ" کے خون سے بنی اسرائیل کو خلاصی دی۔

اسی طرح سیدنا مسیح نے بے عیب برہ ہوکر دنیا کی گناہ آلودہ حالت سے ان لوگوں کی خلاصی کرائی جو اس پر دل سے ایمان لائے۔ خدا نے اس بے عیب برے کے خون سے گناہوں کے کفارہ یعنی سیدنا مسیح کی اصلی قربانی کا" بھید" ہم پر کھول دیا۔ چنانچہ لکھا ہے " مگر آج تک جب موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے۔ تو ان کے دل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔لیکن جب کبھی ان کا دل سیدنا مسیح کی طرف پھرے گا۔ تو وہ پردہ اٹھ جائیگا"۔(انجیل)۲کرنتھیوں ۳: ۱۵-

اور قریباً ساری چیزیں شریعت کے مطابق خون سے پاک کی جات ہیں۔ اور بغیر خون بہائے معافی (گناہوں کی نہیں ہوتی ۔ (انجیل۔ عبرانیوں ۹: ۲۲)پس ضرور تھا کہ آسمانی چیزوں کی " نقلیں " تو ان کے وسیلے سے (جانوروں یعنی بروں کے خون سے) پاک کی جائیں مگر خود آسمانی چیزیں ان سے بہتر قربانیوں کے وسیلے سے (عبرانیوں ۹: ۲۳) تو معلوم ہوا کہ پرانے عہدنامہ یعنی موسےٰ کے وقت کی جانوروں اور بروں کی قربانیاں اصلی چیزوں کی نقل تھیں۔

اصل قربانی سیدنا مسیح ہیں

چنانچہ لکھا ہے کہ" لیکن جب مسیح آئندہ کی اچھی چیزوں کا سردار کاہن (امام اعظم) ہوکر آئے۔۔۔۔۔۔۔ تو بکروں اور بچھڑوں کا خون لیکر نہیں" بلکہ اپنا ہی خون لیکر ابدی خلاصی کرائی۔(عبرانیوں ۹: ۱۱تا ۱۲)۔

اصلی بے عیب برہ سیدنا مسیح ہے۔(جس کا ذکر توریت میں ہے۔)"دوسرے دن اس نے (یوحنا نبی نے)سیدنا مسیح کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا یہ خدا کا برہ ہے۔جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے"۔(انجیل)یوحنا ۱: ۲۹-

"تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں ہوئی ۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے ۔اس کا علم تو بنائے عالم پیشتر سے تھا۔مگر ظہور آخری زمانہ میں تمہاری خاطر ہوا ۔(انجیل) ۱-پطرس ۱: ۱۸تا ۲۰-

مسیح کے مجسم ہونے سے ۱۴۹۱ سال پیشتر کا واقع ابھی ہم نے پڑھا۔ کہ کس طرح بے عیب برہ کے خون سے بنی اسرائیل

نے ملک مصر سے خلاصی پائی ۔ اوراس کا اصلی ظہورمسیح کے بے عیب برہ ہوکر قربان ہونے سے صاف ہوا۔

سیدنا مسیح کے مقدس لوگوں کا اس کے حق میں گیت (قیامت کے وقت) " اوروہ نیا گیت گانے لگے کہ توہی اس کتاب کے لینے اوراس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے۔کیونکہ تونے ذبح ہوکر اپنے خون سے ہرایک قبیلے اوراہل زبان اور قوم میں سے (وہ جوہرایک قوم میں سے سیدنا مسیح پر ایمان لائے ہیں) خدا کے واسطے لوگوں کوخریدلیا(انجیل) مکاشفہ ۵: ۹ اوروہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ(مسیح) ہی قدرت اوردولت اورحکمت اورطاقت اورعزت اورتمجید اورحمد کے لائق ہے" ۔(انجیل) مکاشفہ ۵: ۱۲۔

ایک بڑا بھید

خدا کے گھر یعنی زندہ خدا کی کلیسیا (چرچ) میں جو حق کاستون اوربنیاد ہے۔کیونکر برتاؤ کرنا چاہیے ۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ"دینداری کابھید بڑا ہے۔یعنی وہ(یعنی خدا ۔اسم اشارہ بعید)۔(ساتھ کی آیت میں خدا ہے)جوجسم میں ظاہر ہوا ۔ اور روح میں راستباز ٹھہرا۔ اور فرشتوں کردکھائی دیا۔ اور غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی ۔ اوردنیا میں اس پر ایما ن لائے اورجلال میں اوپر اٹھایا گیا۔(انجیل)۱۔تیمتھیس ۳: ۱۵تا ۱۶)۔ اس سے ہم نے معلوم کیا کہ یہ بھید جو بڑا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان آیتوں میں بتایا گیا ہے ۔کہ خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ اوراس کے مجسم ہونے کی وجہ ہم نے معلوم کی۔ کہ وہ اپنے پاک خون سے ہمارے گناہوں کا کفارہ دے"۔

کیونکہ جس سے کسی جان کاکفارہ ہوتا ہے وہ "لہو" ہے۔(توریت) اوربغیرخون بہائے معافی نہیں۔(انجیل)۔

ہاں یہ بھید تو واقع ہی بڑا ہے۔ اس لئے آپ اپنے دماغ سے نہیں بلکہ خدا کے روح سے اسے سمجھ سکتے ہیں ۔اگرآپ اس بھید کو سمجھنا چاہتے ہیں تو لکھا ہے ۔" پس اب سے ہم کسی کوجسم کی

حیثیت سے نہ پہچا ئینگے ہاں اگر مسیح کو بھی جسم کی حیثیت سے جاناتھا ۔مگر اب سے نہیں جانیں گے۔(انجیل)۲کرنتھیوں ۵: ۱۶۔ کیونکہ اگر اس کے جسم کا مقابلہ عام لوگوں کے گناہ آلودہ جسموں کے ساتھ کریں گے۔ توآپ اس بھید کو نہ سمجھ سکیں گے ۔ اس لئے اس بھید کو سمجھنے کےلئے یہ ضرور کہنا پڑیگا مسیح کو" جسم کی حیثیت سے نہ پہچانیں گے "۔ مگر اب سے نہیں جانیں گے ۔

ہاں وہ مجسم ہوا ۔ اورجسم ہی میں صلیب پر چڑھا اورجسم ہی میں اس نے اپنا خون بہایا اورجسم ہی میں مرا۔ لیکن کلام خدا تھا۔ یوحنا ۱: ۱ اورخدا روح ہے۔یوحنا ۴: ۲۴۔ ہاں واقع یہ بھید ہے۔ سیدنا مسیح جسم میں مرا مگر روح میں نہیں ۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ خدا روح ہے اورخدا کا روح ہمیشہ زندہ ہے۔ جسم کی موت سے سیدنا مسیح نےاپنے جسم کی قربانی سے ہمارے لئے ہمیشہ کی زندگی کاکام پوراکیا۔ چنانچہ لکھا ہے " جسم میں ظاہر ہوا ۔اورروح میں راستباز ٹھیرا"۔ اس لئے کہ سیدنا مسیح روح اللہ ہے۔اورکلام روح اللہ کوجو سیدنا مسیح کی صفت ہے خدا کہتا ہے یعنی خدا روح ہے ۔پس ثابت ہوا اورمعلوم ہوا۔ کہ سیدنا مسیح ہی خدا ہے اوراس کے جسم میں ظاہر ہونے کا مطلب ایمان سے ہمیں ہمیشہ کی زندگی دینا ہے۔

باب دوئم

انبیاء اورسیدنا مسیح کا مقابلہ

(جسم میں)مسیح سے تقریباً ۸۰۰ سال پیشتریوئیل نبی کا نوشتہ " ۔ اورایسا ہوگا کہ جو کوئی خداوند کا نام لیگا۔سو نجات پائیگا"۔ (انبیاء کے صحیفے) یوئیل ۲: ۲۲۔

پورا ہوا " کہ اگرتم سیدنا مسیح کے خداوند ہونے کااقرار کرو۔۔۔۔۔ تونجات پاؤ گے ۔"انجیل (رومیوں ۱۰:

اوراسی آیت کے تعلق میں آگے یوں لکھا ہے :

" جو کوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائیگا "۔رو میوں ۱۰: ۱۳(انجیل) پھر لکھا ہے:

خدا کی جماعت (مقدس لوگ) کے نام جو کرنتھس میں ہے۔"یعنی ان کے نام جو مسیح میں پاک کئے گئے۔ اورمقدس لوگ ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں اوران سب کے نام بھی جوہرجگہ ہمارے اوراپنے خداوند مسیح کا نام لیتے ہیں۔(انجیل) ۱کرنتھیوں ۲:۱)

شاؤل کا سیدنا مسیح کا رسول مقرر ہونا (حننیاہ نے شاؤل کو کہا جو بعد میں مسیح کا رسول ہوا)۔"اب کیوں دیر کرتا ہے۔ اٹھ بپتسمہ لے کر اوراس کا نام لے کر (مسیح کا) اپنے گناہوں کو دھو ڈال "۔(انجیل) اعمال ۲۱: ۱۶)۔

یوئیل نبی نے مسیح کے مجسم ہونے سے تقریباً ۸۰۰ سال پیشتر یہ پیشینگوئی کی تھی جو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پائے گا۔ جو مسیح کے حق میں پوری ہوئی تو مسیح صرف ایک نبی ہی نہیں بلکہ خداوند ہے۔

(پطرس مسیح کے رسول کا وعظ)" اورجو کوئی خداوند کا نام لیگا نجات پائے گا (انجیل) اعمال ۲: ۴۱۔ اسی دن قریباً ۳۰۰۰ آدمی سیدنا مسیح پر ایمان لائے اورنجات پائی ۔

مسیح صرف ایک نبی ہی نہیں بلکہ نبی سے بڑا یعنی خداوند ہے۔چنانچہ لکھا ہے ۔(یسوع مسیح نے کہا)"دکھن کی ملکہ اس زمانے کےآدمیوں کے ساتھ عدالت کے دن اٹھ کر انہیں مجرم ٹھہرائیگی ۔ کیونکہ دنیا کےکنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی۔اور دیکھو یہاں وہ ہے (یسوع مسیح) جو سلیمان سے بھی بڑا ہے"۔(انجیل) لوقا ۱۱: ۳۱)۔

"نینوہ کے لوگ اس زمانے کے لوگوں کےساتھ عدالت کے دن کھڑے ہوکر انہیں مجرم ٹھہرائیں گے کیونکہ انہوں نے یونس (یوناہ نبی) کی منادی پر توبہ کرلی۔ اور دیکھو یہاں وہ ہے (یسوع مسیح) جویونس (یونا نبی) سے بھی بڑا ہے"۔ (انجیل) لوقا ۱۱: ۳۲۔

سلیمان بادشاہ اوریونس نبی دونوں خدا کے چنے ہوئے بندے ہیں۔ اورسیدنا مسیح نے کہا" یہاں وہ ہے جوان سے بھی بڑا ہے"۔

عزیز وسیدنا مسیح صرف ایک نبی ہی نہیں۔کیونکہ نبی دوسرے نبی سے بڑا نہیں ہوسکتا ۔ جیسے ایک آدمی کا درجہ بے۔ اے پاس کا ہے۔ اور دوسرے کا درجہ بھی بی۔اے پاس کا ہے۔ تو درجہ میں وہ دونوں برابر ہوئے لیکن اگر کسی تیسرے کا درجہ ایم۔اے پاس اہو۔ تو بے۔اے پاس کا درجہ ایم۔ اے پاس والے کے برابر نہ ہوا۔بلکہ ایم۔ اے پاس والے کا درجہ بے ۔اے پاس والے کے درجہ سے بڑا ہے۔ اسی طرح سیدنا مسیح نے کہا یہاں وہ ہے۔ جو یونس سے بھی بڑا ہے۔ یونس یا یونہ ایک نبی ہوا ہے۔ اورسیدنا مسیح ا س سے بھی بڑا ہے۔ اورنبی سے بڑا خدا ہے جو مسیح کو صرف نبی مانتا ہے۔وہ نہیں بلکہ جو اسے خداوند مانتا ہے وہ نجا

ت پائیگا ۔" خداوند وہی خدا ہے۔اوراس کے سوا کوئی نہیں ہے" استشنا ۴: ۳۵۔(توریت)۔ اورانہیں باہر لا کر کہا۔ اے صاحبو میں کیاکروں کہ نجات پاؤں۔انہوں نے کہا" سیدنا مسیح پر ایمان لا توتو اورتیرا گھرانہ نجات پائیگا"۔(انجیل)اعمال ۱۶: ۳۰تا ۳۱۔ توکیا ہوا لکھا ہے"۔ اسی وقت اپنے سب لوگوں سمیت بپتسمہ لی۔۔۔۔ اوراپنے سارے گھرانے سمیت ایمان لا کر بڑی خوشی کی"۔ (انجیل)اعمال ۱۶: ۳۳تا ۳۴۔ کیاآپ سیدنامسیح پر ایمان لا کردلی خوشی چاہتے ہیں ۔

صرف خداانسان کے دل کو جانتا ہے

(جسم میں) مسیح سے ۱۰۰۴ سال پیشتر کا نوشتہ ۔(انبیاء کے صحیفے) سلیمان کی خدا سے دعا :

اے خداوند میرے خدا ۔ اپنے بندے کی دعا اورزاری پر کان دھر"۔ (انبیاء کے صحیفے)۱۔سلاطین ۸: ۲۸)۔

اورآگے چل کراسی دعا میں یوں کہتا ہے :

کہ : تو ہی اکیلا سارے بنی آدم کے دل کو جانتا ہے ۔(۱۔سلاطین ۸: ۳۹) مسیح کے حق میں یہ نوشتہ پورا ہوا۔

" لیکن یسوع اپنی نسبت ان پر اعتبارنہ کرتا تھا۔ اس لئے کہ وہ سب کو جانتا تھا ۔ اوراس کی حاجت نہ رکھتا تھا۔کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے۔ کیونکہ وہ (یسوع)آپ جانتا تھا ۔ کہ انسان کے دل میں کیاکیا ہے "۔(یوحنا ۲: ۲۴تا ۲۵، انجیل)۔

یہاں پرمعلوم ہوا ۔ کہ یسوع سب کو جانتا تھا ۔ کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے۔ جیسے یعنی ہرایک بنی آدم کے دل کو جاننے والے کو سلیمان اپنی دعا میں یوں کہتا ہے۔ اے خداوند میرے خدا۔

سیموئیل خدا کا نبی تھا۔ چنانچہ لکھا ہے " سیموئیل خداوند کا نبی مقرر ہوا"(انبیاء کے صحیفے) ۱۔سیموائیل ۲: ۲۱۔ واقع یوں ہے۔

خدا نے سیموئیل نبی سے کہا۔ کہ میں تجھے بیت الحمی یسی کے پاس بھیجتا ہوں۔ میں نے اس کے بیٹو میں سے ایک کو اپنے لئے بادشاہ ٹھیرایا ہے (انبیاء کے صحیفے)۱۔سیموئیل ۱۶: ۱) ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ میں جس کا نام تجھے بتاؤں اسے ممسوح کرنا ۔۱۔سیموئیل ۱۶: ۳) (انبیاء کے صحیفے)سو۔ سیموئیل نبی خدا کے کہنے کے مطابق یسی کے گھرگیا۔ یسی کے آٹھ بیٹے تھے داؤد یسی

کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ سات بڑے بیٹے سیموئیل نبی کے آنے پر گھر پر تھے۔ اورداؤد باہر بھیڑبکریاں چرارہا تھا ۔ سیموئیل نبی نے یسی کے سب سے بڑے بیٹے الیاب پر نظر کی۔ الیاب بہت خوبصورت تھا۔ اس کا چہرہ چمکداراورقداونچا تھا۔سیموئیل نبی نے الیاب پرنظر کی اوربولا ۔ یہ خداوند کا ممسوح اس کےآگے ہے۔ پر خداوند نے سیموئیل سے کہا کہ میں نے اسے ناپسند کیا۔کہ خداوند انسان کی مانند نہیں دیکھتا ۔ کیونکہ آدمی ظاہر کو دیکھتا ہے۔ پرخدا وند دل پر نظرکرتا ہے۔ (انبیاء کے صحیفے) ۱۔سیموئیل ۱۶:۶تا ۷)۔

یہاں پرمعلوم ہوا۔ کہ سیموئیل جوایک نبی تھا۔ انسان کے دل کو معلوم نہیں کرسکتا تھا۔جب تک خدا نے اسے نہیں بتایا۔ بلکہ داؤد کی جگہ اس نے الیاب کی ظاہری خوبصورتی اورجوانی کی وجہ سے غلط نتیجہ نکالا۔

اسی طرح اگرسیدنا مسیح بھی صرف ایک نبی ہی ہوتے ۔ تو لوگوں کےدل کو نہ جان سکتے تھے۔ لیکن یوحنا کی گواہی انجیل میں یوں ہے۔ کہ یسوع سب کو جانتا تھا کہ انسان کےدل میں کیا کیا ہے۔ اب سلیمان اپنی دعا میں کہتا ہے ۔ کہ توہی اکیلا بنی آدم کے دل کو جانتا ہے۔اورخود ایک برگزیدہ ہوتے ہوئے بھی انسان کے دل کونہیں جانتا۔ کیونکہ اگرجانتا ہوتا۔ توپھریوں نہ کہتا کہ" تواکیلا "اورانسان کے دل کے جاننے والے کوکہتا ہے ۔

اے خداوند میرے خدا۔ جو مسیح کے حق میں انسانوں کےدلوں کوجاننے کی وجہ سے پورے ہوئے۔

کیونکہ دلوں کوجاننے والا صرف ایک ہے۔ اورمعلوم ہوا ۔ کہ یسوع مسیح سب کےدلوں کو جانتا ہے ۔ پس یسوع مسیح ہی اکیلا خدا ہے۔

(جسم میں) مسیح سے قریباً ۵۹۴ سال پیشتر کا نوشتہ ۔(انبیاء کے صحیفے)"اور خداوند کی روح مجھ پر پڑی۔ اوراس نے مجھ سے کہا۔ کہ یہ کہہ۔ خداوند یوں فرماتاہے کہ اے اسرائیل سن تم نے یوں یوں کہا۔ میں تمہارے دل کے خیالوں میں سے جو تمہارے دل میں اٹھتے ایک ایک جانتا ہوں۔(حزقی ایل ۱۱: ۵) انبیاء کے صحیفے ۔ مطلب یہ کہ خدا وند بنی اسرائیل کے دل کے ایک ایک خیال کوجانتا تھا۔

مسیح کے حق میں پورا ہوا۔ چنانچہ لکھا ہے :

خدا کا بیٹا جس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اورپاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں ۔یہ کہتا ہے کے ------ اور اس کے فرزندوں کو جان سے مارونگا ۔اورساری کلیسیاؤں کو معلوم ہوگا کہ گردوں اوردلوں کے جانچنے والا میں ہوں "۔ (مکاشفہ ۲: ۱۸، ۲۳)۔

خدا کی مسیح کے لئے گواہی

" اوردیکھو آسمان سے یہ آوازآئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے ۔ جس سے میں خوش ہوں "۔(متی ۳: ۱۷ ، انجیل) تو معلوم ہوا کہ خدا کا بیٹا یعنی مسیح گردوں اوردلوں کو جانچنے والا ہے۔ اوردلوں اورگردوں کو جانچنے کی وجہ سے حزقی ایل نبی کے نوشتہ کے مطابق خداوند خدا ہے۔

کیاآپ اسے اپنا خداوند مانتے ہیں ؟ " انہوں یہ سن کر سیدنا مسیح کے نام کا بپتسمہ لیا"۔(اعمال ۱۹: ۵ ،انجیل)۔

باب سوئم

فرشتوں اورلوگوں کی پرستش

سوائے خدا کے جس نے آسمان اورزمین اوران میں سب چیزیں پیدا کیں۔ کسی دوسرے کی عبادت کرنا۔ موسیٰ کے پہلے دو حکموں کو توڑنا ہے۔دوسرے الفاظ میں یہ کہ عبادت اورپرستش صرف خدا ہی کی کرنی جائز ہے۔(توریت) خروج ۱۰: ۲۔

(جسم میں) مسیح سے تقریباً ۷۱۲ سال پیشتر کی پیشینگوئی (انبیاء کے صحیفے)" میری طرف رجوع لاؤ تاکہ تم نجات پاؤ۔ اے زمین سب رہنے والو۔ کہ میں خدا ہوں۔ اورمیرے سوا کوئی نہیں۔ میں نے اپنی حیات کی قسم کھائی ہے۔ کلام صدق میرے منہ سے نکلا ہے اورنہ پھریگا ۔ کہ ہر ایک گھٹنہ میرے آگے جھکیگا"۔(یسعیاہ ۴۵: ۲۲تا ۲۳ انبیاء کے صحیفے)یہاں پر خدا نے قسم کھائی کر یسعیاہ نبی کی معرفت پیشینگوئی کی ہے۔ کہ ہر ایک گھٹنہ میرے آگے جھکیگا یعنی اسی کی عبادت اورپرستش کی جائے گی ۔

مسیح کے حق میں پوری ہوئی

" تاکہ یسوع (عیسیٰ) کے نام پر ہر ایک گھٹنہ ٹکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو۔ خواہ زمینیوں کا۔ خواہ ان کا جو زمین کے نیچے ہیں"۔ (انجیل) فلپیوں ۲: ۱۰۔ یسعیاہ نبی کی معرفت جس نے کہا۔ کہ ہر ایک گھٹنہ میرے آگے جھکیگا۔ وہ خدا ہے۔ اور وہ نوشتہ مسیح کے حق میں پورا ہوا۔ کہ ہرایک گھٹنہ یسوع کے نام پرٹکے۔ پس یسوع مسیح یسعیاہ نبی کے نوشتہ کے مطابق خدا ہو۔ کیونکہ لکھا ہے۔

" کہ میں خدا ہوں " ۔ جس کے سامنے ہر ایک گھٹنہ ٹیکا جائیگا۔

(جسم میں) مسیح سے ۷۲۵ سال پیشتر کی پیشینگوئی (انبیاء کے صحیفے)۔" باوجود اس کے خداوند یوں فرماتا ہے "۔ دیکھو میں صیحون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھوں گا۔ ایک آزمایا ہوا۔ پتھر کونے کے سرے کا ایک مضبوط نیووالا پتھر" اس پر جو ایمان لائے شرمندہ نہ ہوگا"۔ (یسعیاہ ۲۸: ۱۶۔ انبیاء کے صحیفے)۔

مسیح کے حق میں پوری ہوئی۔

کونے کے سرے کا پتھر"۔ جس (مسیح) کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا"۔ (انجیل۔ متی ۲۱: ۴۲) یسوع ناصری جس کو تم نے صلیب دی۔۔۔۔۔۔ یہ وہی پتھر ہے۔ جسے تم معماروں نے حقیر جانا۔ اور وہ (یسوع مسیح) کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔ (اعمال ۴: ۱۰تا ۱۱۔ انجیل) تو معلوم ہوا۔ کہ کونے کا سرے کا پتھر مسیح ہے۔

اب یسعیاہ نبی کہتا ہے۔ جو اس پتھر یعنی یسوع مسیح پر ایما لائے گا۔ شرمندہ نہ ہوگا۔ یسعیاہ ۲۸: ۱۶۔

پھر یوں لکھا ہے۔ کہ " اگر تو اپنی زبان سے یسوع ناصری کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے۔ کہ خدا نے اسے مردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا "۔ (رومیوں ۱۰: ۹، انجیل) چنانچہ کتاب مقدس (یسعیاہ ۲۸: ۱۶) یہ کہتی ہے۔ کہ جو کوئی اس (یہاں اس اسم اشارہ بعید ہے جو لفظ یسوع کے لئے استعمال ہوا ہے)۔

پر ایمان لائے گا۔ وہ شرمندہ نہ ہوگا۔ کیونکہ یہودیوں اور یونانیوں میں کچھ فرق نہیں۔ کیونکہ وہی (یسوع) سب کا خداوند ہے۔ اور اپنے سب دعا مانگنے والوں کے لئے فیاض ہے"۔

سو یہ سب آئتیں بتاتی ہیں۔ کہ یسوع سے دعا مانگی جاتی ہے۔ جونہ صرف خدا ہی سے مانگی جاتی ہے۔

جس طرح ہم نے معلوم کیاکہ ہرایک گھٹنہ مسیح کے سامنے ٹکیگا۔ اسی طرح ہم نے یہ بھی معلوم کیا۔کہ یسوع سے دعا بھی مانگی جاتی ہے۔ اورجب تک کوئی انسان اس کے خداوند ہونے کا اقراردل سے نہ کرے کیونکر اس سے دعا مانگ سکتا ہے ؟ چنانچہ لکھا ہے۔ مگرجس پروہ ایمان نہیں لائے اس سے کیونکردعا مانگیں ؟(رومیوں ۱۰: ۱۴،انجیل)۔

شاگردوں نے سیدنا مسیح سے دعا مانگی

"پس یہ ستفنس (سیدنا مسیح کا شاگرد)کو سنگسارکرتے رہے اوروہ یہ کہہ کردعا مانگتا رہا۔ اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر"۔ (اعمال ۷: ۵۹) انجیل۔

ہاں جو اس پرسچے دل سے ایمان لاتے ہیں۔ اسے خداوند کہہ کراس سے دعا مانگتے ہیں۔

اگرآپ سچے دل سے یسوع کو اپنا خداوند اپنی زبان سے اقرار کرکے مانیں۔ اوراپنے دل سے ایمان لائیں۔ کہ اس نے صلیبی موت آپ کے گناہوں کے لئے برداشت کی۔ اورزندہ ہوا۔ تو وہ آپ کی موت اورجہنم کے ابدی ہلاکت سے نکال کر ہمیشہ کی زندگی میں داخل کرے گا۔ آپ اگردلی طورپر ایمان ان دونوں باتوں کو دل سے مانتے ہیں۔ تولکھا ہے۔

"تونجات پائیگا"۔(رومیوں ۱۰: ۹) انجیل

علم،جائداد ، بڑے خاندان میں پیدا ہونا۔اور فلاسفی اور منطق ،اپنے کرم یااپنے کام نجات کے لئے بے کارہیں۔ کیونکہ لکھا ہے "۔ کہ ہماری ساری راستبازیاں گندی دھجیاں ہیں۔ یسعیاہ ۶۴: ۶ بہت سی جگہوں کا یاترا کرنا۔ ہزار روپیہ کی آمدنی میں سے پچاس روپے خیرات کرنا۔ امیرہونے کی حیثیت میں ہسپتال یا سرائے کھول دینا۔ رسم کے طورپر نماز پڑھ لینا۔ اوراس طرح کے اپنے بنائے ہوئے کرم یا اپنی راستبازیاں خدا کےسامنے گندی دھجیاں ہیں۔ اگراس قسم کی اپنی سمجھ کی راستبازی آپ کو گناہ سے نہیں پاک کرسکتی۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگران باتوں کے باوجود نفسانی اورجسمانی خواہش آپ کے دل میں ہوں۔ توکیا واقعی یہ گندی دھجیاں نہیں۔ اگرانسان روپے سے نجات حاصل کرسکتا ہے ۔ تو غریب بچارے تو روپیہ خرچ کرکے یاترا نہیں کرسکتے ہیں۔ نہ ہسپتال کھول سکتے ہیں۔ نہ بہت سی آدمدنی ہے۔ کہ بہت سا روپیہ

دوسروں کو خیرات کریں۔ تو پھر تو ایسا آدمی پچاس روپے خیرات کرنے سے اورباقی روپیہ شراب خوری اورنفسانی خواہشوں کو پوراکرکے نجات حاصل کرلے۔

لیکن لکھا ہے کہ " تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کےذریعے نہیں ۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے " (۱۔ پطرس ۱: ۱۸تا ۱۹) انجیل۔یہ تو خدا کی بخشش ہے۔"کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی۔ اوریہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے تاکہ کوئی فخر نہ کرے " (افسیوں ۲: ۸تا ۹) انجیل۔

ہر ایک غریب اورامیر بڑا، اور چھوٹا خدا کے نزدیک ایک برابر ہے۔ بشرطیکہ وہ ایمان لائے۔

" کیا تو خدا کے بیٹے (یسوع) پر ایمان لاتا ہے"؟ (یوحنا ۹: ۳۵)

(اندھا جو خداوند یسوع سے بینا ہوچکا تھا)

" اس نے کہا ۔ اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں۔ اوراسے (یسوع کو) سجدہ کیا" ۔یوحنا ۹: ۳۸ (انجیل)۔

خداوند یسوع مسیح نے اس اندھے کا سجدہ قبول کیا۔ جس کی آنکھیں خداوند نے کھولیں تھیں ۔ اورسجدہ صرف خدا ہی کوکیا جاتا ہے۔

توآپ خود سوچیں کہ خداوند یسوع کیا ہے؟ پھر لکھا ہے۔

" اورجب پہلوٹھے کو (یسوع کو) دنیا میں پھر لاتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ کہ خدا کے سب فرشتے اسے (خداوند یسوع کو)سجدہ کریں "۔ (عبرانیوں ۱: ۶) انجیل ۔

تو معلوم ہوا۔ کہ سب فرشتے بھی خداوند یسوع مسیح کو سجدہ کرتے ہیں۔ اورپھر لکھا ہے۔

" فرشتوں کی آوازسنی۔ جن کا شمارلاکھوں اورکروڑوں تھا۔ اور وہ بلند آواز سے کہتے تھے۔کہ ذبح کیا ہوا برہ (خداوند یسوع مسیح) ہی قدرت اور دولت اورحکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اورحمد کے لائق ہے"۔(مکاشفہ ۵: ۱۱تا ۱۲)انجیل ۔

" اورچاروں جانداروں نے آمین کہی اوربزرگوں نے گر کے سجدہ کیا"۔ (مکاشفہ ۵: ۱۴) انجیل۔

تین مجوسیوں کا خداوند یسوع مسیح کو سجدہ

" کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ ، کرنے آئے ہیں۔(متی ۲: ۲) انجیل " ۔ اوراس (خداوند یسوع)کے آگے گر کے سجدہ کیا"۔ (متی ۲:۱۱) انجیل۔

شاگردوں کا خداوند یسوع کو سجدہ

" اوردیکھو یسوع انہیں ملا۔اورکہا۔ سلام۔ انہوں نے پاس آکر اس کے قدم پکڑے ۔ اوراسے سجدے کیا"۔ (متی ۲۸: ۹، انجیل)اورگیارہ شاگرد گلیل کے اس پہاڑ پر گئے۔ جو یسوع نے ان کے لئے مقرر کیا تھا۔ اوراسے دیکھ کر سجدہ کیا"۔(متی ۲۸: ۱۶تا ۱۷، انجیل)۔

ان تمام آیتوں سے معلوم ہوا۔ کہ خداوند یسوع مسیح کی حمدو تمجید کی جاتی ہے۔نہ صرف انسان، نہ صرف رسول اوراس کے شاگرد۔ بلکہ سب فرشتے بھی اس کی پرستش کرتے ہیں۔

اس کے سامنے اپنے آپ کو جھکاتے ہیں۔ اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اسے سجدہ کرتے ہیں ۔ اوراس سے دعا مانگتے ہیں۔

ہاں ! ابھی ہم نے کلام کے حوالے میں پڑھا۔ کہ ہر ایک گھٹنا خداوند کے سامنے ٹکے گا۔ اوروہ یسوع مسیح کے حق میں پورا ہوا۔

کیونکہ سب فرشتے۔رسول، شاگرد اور سب لوگ یسوع مسیح کو سجدہ کرتے ہیں۔اس سے دعا مانگتے ہیں ۔ اس کی تعریف اورحمد کرتے ہیں۔ اس لئے یسوع مسیح خدا ہے۔

" جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا (یوحنا ۳: ۱۸، انجیل)۔

توما کی گواہی

"آٹھ روز کے بعد جب اس کے شاگرد پھر اندر تھے۔ اورتوما ان کے ساتھ تھا۔ اوردروازے بند تھے۔ تو یسوع آیا۔ اوربیچ میں کھڑا ہوکر بولا تمہاری سلامتی ہو"۔ (یوحنا ۲۰: ۲۶، انجیل)۔

سیدنا مسیح کے شاگرد ایک جگہ جمع تھے۔ دروازے سب کی طرف سے بندتھے اورجب تک دروازہ کھولا نہ جائے۔کوئی " انسان" اس کے اندر داخل نہ ہوسکتا تھا ۔ کیونکہ لکھا ہے کہ دروازے بند تھے۔ لیکن سیدنا مسیح دروازوں کے بند ہوتے ہوئے بھی ان کے بیچ میں آگیا۔ ہوشعنا خداوند یسوع مسیح ، ہوشعنا خداوند یسوع مسیح۔

سیدنا مسیح نے کہا " زمین وآسمان ٹل جائیں گے ۔ لیکن اس کے منہ سے نکلا ہوا کلام کبھی ٹل نہیں سکتا "۔ واقعی خداوند

یسوع مسیح نے جوکچھ ۔ درست ہے۔" حق میں ہوں "(یوحنا ۱۴: ۶) انجیل)۔

" جہاں دویا تین میرے نام پر اکھٹے ہیں۔ میں ان کے بیچ میں ہوں" (متی ۱۸: ۲۰، انجیل)۔

یسوع آیا۔ " بیچ میں کھڑا ہوکر تمہاری سلامتی ہو"۔ صرف انسان کی حالت میں کبھی شاگردوں نے انسان کو بند دروازوں کی حالت میں گھر کے اندر آتے نہیں دیکھا۔

عزیزو! عجیب بھید۔ عجیب طاقت ۔ ہلیلو یاہ

" پھر اس (سیدنا مسیح) نے توما سے کہا۔ اپنی انگلی پاس لاکر میرے ہاتھوں کو دیکھ ۔ اوراپنا ہاتھ لاکر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو۔(یوحنا ۲۰: ۲۷) انجیل۔

توما کی آنکھیں اس بڑے بھید کو نہ پہچان سکیں۔

جب سیدنا مسیح نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولیں۔تو اس نے گواہی دی اورکہا ۔ ایک بات میں جانتا ہوں ۔ کہ میں اندھا تھا۔ اب بینا ہوں۔ (یوحنا ۹: ۲۵، انجیل) اندھا جو بینا ہوگیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا ۔ کہ " ایسی بڑی بات دنیا کے شروع سے کبھی نہیں ہوئی تھی"۔ (یوحنا ۹: ۳۲، انجیل) جب اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ تو اس پر بھید کھل گیا۔ کہ انسان کی حالت میں خدا کی صورت ہے۔ اورسجدہ کیا"۔ (یوحنا ۹: ۳۸، انجیل)۔

اسی طرح جب توما نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ کہ بند دروازوں کی حالت میں بھی یہ کمرے میں آگیا۔اور ساتھ سیدنا مسیح نے اپنی صلیبی ضرب بھی اس کو دکھائی ۔ تو اس کی بند آنکھیں بھی کھل گئیں۔ اورمعلوم کیا۔ کہ یہ صرف سیدنا مسیح ہی نہیں۔ صرف مسیح ہی نہیں۔ بلکہ خدا ہے ۔

چنانچہ لکھا ہے " توما نے جواب میں اس (سیدنا مسیح) سے کہا " اے میرے خداوند ۔ اے میرے خدا ۔ (یوحنا ۲۰: ۲۸، انجیل)

عزیزو! خدا آپ کو توفیق دے۔ جیسے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھل گئیں۔ اورجیسے توما کے دل کی آنکھیں کھل گئیں اسی طرح آپ کی آنکھیں کھل جائیں ۔ اورسیدنا مسیح کے زخموں کا درد ناک صلیب کا نظارہ آپ کی آنکھوں میں آجائے اور کہہ سکیں ۔" اے میرے خداوند۔ اے میرے خدا"۔

باب چہارم

دیگر پیشین گوئیاں اورمسیح کی الوہیت

(جسم میں) مسیح سے ۷۱۲ سال پیشتر کی پیشینگوئی (انبیاء کے صحیفے) "بیابان میں منادی کرنے والے کی آواز ۔ تم خداوند کی راہ تیارکرو۔ صحرا میں ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ تیارکرو" (یسعیاہ ۴۰: ۳، انبیاء کے صحیفے)۔

یوحنا نبی کے حق میں پوری ہوئی

بیابان میں منادی کرنے والا۔" یہ (یوحنا بپتسمہ دینے والا) وہی ہے۔ جس ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت یوں ہوا۔ کہ" بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے۔ خداوند کی راہ تیارکرو۔ اس کے (خدا کے) راستے سیدھے بناؤ۔ (متی ۳: ۳۔ انجیل)۔

مسیح کے حق میں پوری ہوئی (۱) خداوند کی راہ (۲) ہمارے خدا کے لئے

دوسرے دن اس نے (یوحنا نے)یسوع کواپنی طرف آتے دیکھ "کر کہا (الہام) یہ خدا کا برہ ہے۔ جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ۔ یہ وہی ہے۔ یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی والا) جس کی بابت میں نے کہا تھا" ایک شخص میرے " بعد" آتا ہے۔ جو مجھ سے " مقدم ٹھیرا"۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا" (یوحنا ۱: ۲۹تا ۳۰) انجیل۔

جسم کے لحاظ سے تو یوحنا سیدنا مسیح سے پہلے پیدا ہوا۔ اورجسم کے لحاظ سے بڑا ہے۔ لوقا کی انجیل کے پہلے اوردوسرے باب میں یوحنا کی پیدائش اور سیدنا مسیح کے مجسم ہونے کی حالت کنواری مریم سے صاف طورپر دی ہوئی ہے۔

یوحنا باوجود جسم میں سیدنا مسیح کے بڑا ہونے کے (پیدائش کے لحاظ سے) سیدنا مسیح کے حق میں کہتا ہے۔ کہ مسیح مجھ سے مقدم ٹھیرا۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا"۔ جس طرح یوحنا نے جسم کی حالت کا خیال نہ رکھتے ہوئے روح القدس کی معرفت یہ دریافت کی اورگواہی دی۔ کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ اسی طرح ہم بھی مسیح کو " جسم کی حیثیت سے نہ پہنچائیں گے (۔کرنتھیوں ۱: ۱۶، انجیل)۔

یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی مسیح کے حق میں پوری ہوئی ۔ جس میں لکھا ہے۔ (۱) خداوند کی راہ (۲) ہمارے خدا کے لئے۔

اوردونوں حالتیں مسیح کے حق میں پوری ہوئیں۔ کیونکہ یوحنا نے سیدنا مسیح ہی کے لئے راہ تیارکیا۔ جسے پیشن گوئی میں خدا کہا گیا ہے۔

مسیح سبھوں کے اوپر خدا ہے

زبورکا نوشتہ

"کیونکہ اے خداوند تو ساری زمین پر بالا ہے ۔ اور سارے معبودوں سے نہپٹ سربلند ہے"۔(زبور۹:۹)۔

مسیح کے حق میں پورا ہوا

" جو اوپر سے آتا ہے۔ وہ سب ہے وہ زمین ہی سے ہے۔ اور زمین ہی کی کہتا ہے۔ جو (سیدنا مسیح) آسمان سے آتا ہے۔ وہ سب سے اوپر ہے"(یوحنا ۳:۳۱، انجیل)۔

اورپھر لکھا ہے :

" قوم کے بزرگ انہیں (یہودیوں) کے ہوئے ہیں۔ اورجسم کی رو سے مسیح بھی انہیں میں سے ہوا۔ سب کے اوپر ابد تک خدائے محمود ہے"(رومیوں ۹: ۵، انجیل)

وہی پولوس رسول جس نے کہا " ہاں اگرچہ مسیح کو بھی " جسم کی حیثیت سے جانا تھا۔ مگراب نہیں جائیں گے "۔ یہاں پر خود بھی اس بات پر عمل کرتا ہے۔ اور گو جسم کی رو سے مسیح یہودیوں میں سے ہے۔ تو بھی پولوس رسول اس کے جسم کی حیثیت میں آنے سے ٹھوکر نہیں کھاتا اور کہتا ہے:

جو سب کے اوپر خدائے محمود ہے۔

اگر آپ مسیح کے مجسم ہونے کی وجہ سے اس بھید کو سمجھنے سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اوراس کی الوہیت کا بھید نہیں سمجھ سکتے تو پولوس رسول کا عملی نمونہ لے کراس آیت کو یاد کرو۔ کہ ہم مسیح کو اب سے " جسم کی حیثیت سے نہیں پہچانیں گے "۔ اگرآپ سچے دل سے ایمان لائیں۔تو روح القدس خودآپ کے دل کو کھول دے گا۔ کا شکہ آپ بھی یہ دل سے کہہ سکیں۔

"جو سب کے اوپر ابد تک خدائے محمود ہے"۔

مسیح چوپان یاچرواہے کی حیثیت میں خدا

چوپان،گڈریا، شہبان، گلہ بان، چرواہا

(جسم میں) مسیح سے تقریباً ۷۱۱ سال پیشتر کی پیشین گوئی " دیکھو خداوند خدا زبردستی کے ساتھ آئیگا۔ اوراس کا بازو

اپنے لئے سلطنت کریگا اس کاصلہ اس کے ساتھ ہے اوراس کا اجر اس کےآگے وہ (خداوند خدا) چوپان کی مانند گلہ چرائے گا(یسعیاہ ۴۰: ۱۰تا ۱۱، انبیاء کے صحیفے)

سیدنا مسیح کے حق میں پوری ہوئی

سیدنا مسیح نے ان سے پھر کہا(یوحنا ۱۰: ۷، انجیل)۔

(۱) اچھا چرواہا میں ہوں، اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔(یوحنا ۱۰: ۱۱، انجیل)

(۲) بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے سیدنا مسیح "۔ (عبرانیوں ۱۳: ۲۰، انجیل)۔

(۳) اورجب سردارگلہ بان (سیدنا مسیح) ظاہر ہوگا تو تم کو جلال کا ایسا سہرہ ملے گا۔ جو مرجھانے کا نہیں"۔ (۱۔پطرس ۵: ۴، انجیل)

یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی میں لکھا ہے۔ دیکھو خدا وند حدا آئیگا۔ وہ چوپان کی طرح گلہ چرائیگا۔

تو اوپر والی ہر سہ حالتیں مسیح کو چوپان ثابت کرتی ہیں۔

اس لئے سیدنا مسیح چوپان کی حیثیت میں پیشین گوئی کے مطابق خداوند خدا ہے۔

سیدنا مسیح بادشاہوں کا بادشاہ اورخداوند وں کا خداوند

زبور کا نوشتہ

" اس کا جو الہوں خدا ہے۔ شکر کرو۔ اس کی رحمت ابدی ہے۔ اسی کا شکر کرو۔" جو خداوندوں کا خداوند ہے۔ کہ اس کی رحمت ابدی ہے"(زبور۱۳۶: ۲تا ۳)۔

(۲۔) (جسم میں) مسیح سے ۱۴۵۱ سال پیشتر کا نوشتہ (توریت) موسیٰ کی پانچویں کتاب،" کہ خداوند تمہارا خدا وہی خداؤں کا خدا ہے۔ اور خداوندوں کا خداوند ۔(استشنا ۱۰: ۱۷، توریت)۔

(۳۔) (جسم میں) مسیح سے ۶۰۳ سال پیشتر کا نوشتہ :" بادشاہ نے دانی ایل نبی سے کہا ۔کہ حقیقت میں تیرا خدا الہوں کا الہٰ اوربادشاہوں کا خداوند ہے۔ " (دانی ایل ۲: ۴۷، انبیاء کے صحیفے)۔

تینوں نوشتے سیدنا مسیح کے حق میں پورے ہوئے

" اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے ۔۔۔۔۔ اس کی پوشاک اورران پر یہ نام لکھا ہوا ہے:

" بادشاہوں کا بادشاہ اورخداوندوں کا خداوند "۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۳، ۱۶، انجیل)

پھر لکھا ہے " اوربرہ ان پر غالب آئیگا۔ کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اوربادشاہوں کا بادشاہ ہے"۔ (مکاشفہ ۱۷: ۱۴، انجیل) اور وہ برہ سیدنا مسی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

(یوحنا نبی) اس نے سیدنا مسی پر جو جارہاتھا۔ نگاہ کرکے کہا۔یہ خداکا برہ ہے"(یوحنا ۱: ۲٦، انجیل)۔

تو معلوم ہوا کہ برہ سیدنا مسیح کا نام ہے۔ اب یوں پڑھیں اورسیدنا مسیح ان پر غالب آئیگا۔ کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اوربادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پس تمام نوشتوں سے معلوم ہوا کہ مسیح الہوں کا خدااورخداوندوں کا خداوند ہے۔

باب پنجم

سیدنا مسیح کی شان اورجلال

یسعیاہ نبی کا نوشتہ (انبیاء کے صحیفے) (جسم میں) مسیح سے ۷۱۲ سال پیشتر۔

" خداوند اسرائیل کا بادشاہ اوراس کا نجات دینے والا رب الافواج فرماتاہے کہ میں اول وآخر ہوں اورمیرے سوا کوئی خدا نہیں "۔(یسعیاہ ۴۴: ٦، انبیاء کے صحیفے)۔

ہم نے معلوم کیاکہ اسی ایک آیت میں خدا کے لئے چھ مختلف نام آئے ہیں۔ کیونکہ سب نام صرف ایک ہی خدا کےلئے استعمال ہوئے ہیں۔ اورباوجود چھ مختلف ناموں کے لئے خدا ایک ہی رہا۔ اسی آیت میں یہ بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم ان چھ ناموں میں سے کوئی سانام پکاریں تو اس کا مطلب خدا ہے"۔

(۱۔) خداوند ۔۔۔۔ خدا ہے۔ (۲۔) اسرائیل کا بادشاہ " خدا " ہے۔ (۳۔) نجات دینے والا " خدا ہے" ۔ رب الافواج " خدا " ہے۔(۵۔) اول وآخر" خدا" ہے۔

ہر ایک نام سیدنا مسیح کے حق میں پورا ہوا

(۱۔) خداوند " اگرتو اپنی زبان سے سیدنا مسیح کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اوراپنے دل سے ایمان لائے۔ کہ خدا نے اسے مردوں میں سے جلایا۔ تو نجات پائے گا ۔ (رومیوں ۱۰: ۹، انجیل)۔ خداوند یسوع مسیح (۲۔کرنتھیوں ۱: ۲،۲۔ کرنتھیوں ۱: ۳، انجیل)۔

(تمام کلا ہی مسیح کے خداوند ہونے کو ثابت کرتا ہے ۔ اوریہ چند حوالے پیش کئے گئے ہیں۔

(۲۔) اسرائیل کا بادشاہ۔" اورپلاطوس نے ایک کتابہ لکھ کر صلیب پر لگادیا ۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ " یسوع ناصری یہودیوں (اسرائیل) کا بادشاہ"۔

اس کتابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا۔ اس لئے کہ وہ مقام جہاں سیدنا مسیح صلیب دئیے گئے تھے۔ شہر کے نزدیک تھا۔ اوروہ عبرانی اوریونانی اورلاطینی میں لکھا ہوا تھا۔ پس یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پلاطوس سے کہا ۔ کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ لکھ کہ اس نے کہا (یسوع نے):

میں یہودیوں (اسرائیل) کا بادشاہ ہوں

پلاطوس نے جواب دیا کہ میں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا"۔پوراہوا (یوحنا ۱۱: ۱۹تا ۲۲، انجیل)۔

(۳۔) منجی یعنے نجات دینے والا۔" مگر فرشتے نے ان سے کہا ۔ ڈرونہیں ۔ کیونکہ میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتاہوں ۔ جو ساری اُمت کے واسطے ہوگی۔ کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا یعنی مسیح خداوند"۔ (لوقا ۲: ۱۱، انجیل)۔

یسوع کا مطلب ۔ نجات دینے والا

جبرائیل فرشتہ کی گواہی

" وہ بیٹا جنیگی۔ تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا "۔(متی ۱: ۲۱، انجیل) مقابلہ کرو۔" اے اسرائیل خداوند پر توکل کر۔ کہ رحمت خداوند کے پاس ہے۔اس کے پاس کثرت سے مخلصی ہے۔ اور وہی اسرائیل کو اس کی ساری بدکاری سے رہائی دے گا"۔ (زبور ۱۳۰: ۷تا ۸)۔

سیدنا مسیح کے سوا کسی دوسرے سے نجات (مکتی) نہیں۔

" اورکسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کوکوئی دوسرانام نہیں بخشا گیا ۔ کہ جس کے وسیلے سے ہم نجات پاسکیں۔ "(اعمال ۴: ۱۲،انجیل)۔

(۴۔) رب الافواج ۔ (جسم میں) مسیح سے ۷۵۸ سال پیشتر کا نوشتہ (یسعیاہ نبی) " جس برس کہ عزیاہ بادشاہ مرگیا۔ جس (یسعیاہ نبی) نے خداوند کو بڑی بلندی پر اونچے تخت کے اوپر بیٹھے دیکھا۔۔۔۔ اوراس کے پاس سرافیم کھڑے تھے ۔۔۔۔ اورایک نے دوسرے کوپکارا۔ اور کہا ۔قدوس قدوس رب الافواج ہے"۔ (یسعیاہ ۶: ۱تا ۳، انبیاء کے صحیفے)۔

سیدنا مسیح کے حق میں پورا ہوا

" یسوع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا۔ اوراپنے آپ کو چھپایا اور اگرچہ اس نے ان کے سامنے بہت سے معجزے دکھائے۔ توبھی وہ اس پر ایمان نہ لائے۔ تاکہ یسعیاہ نبی کاکلام پوراہوا۔۔۔۔ یسعیاہ نے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ اس کا (سیدنا مسیح کا) جلال دیکھا۔ اوراس نے اس کے بارے میں کلام کیا۔ (یوحنا ۱۲: ۳۶تا ۴۱، انجیل) تویسعیاہ نے خداوند کو بڑی بلندی پر اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا اور یوحنا گواہی اوراس حوالے کا اشارہ سیدنا مسیح کی طرف ہے۔ تو صاف معلوم ہوا۔ کہ یسعیاہ نبی نے سیدنا مسیح ہی کا جلال دیکھا۔ اورسرافیم سے پکارا اور کہا:

قدوس، قدوس، قدوس رب الافواج ہے۔

پطرس کی گواہی

سیدنا مسیح کا نام قدوس۔ " تم نے اس قدوس اورراستباز کا انکارکیا۔ اور درخواست کی کہ ایک خونی تمہاری خاطر چھوڑا جائے" (اعمال ۳: ۱۴، انجیل)۔

یہ خونی ایک ڈاکو تھا ۔ جس کا نام برابا تھا۔ اوریہودی عید کے وقت چوریا ڈاکو کو چھوڑدیتے تھے۔ جب پلاطوس نے یسوع میں کوئی جرم نہ پایا۔تو چاہا کہ اسے چھوڑدیا جائے۔ اس لئے اس نے یہودیوں کو کہا۔ جیسا تمہاری رسم ہے یسوع کو چھوڑ دیا جائے۔ اس لئے اس نے چھوڑدینا چاہاکیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس میں کوئی عیب نہیں ہے اورکسی نہ کسی طرح اسے بری کیا جائے ۔لیکن یہودیوں نے کہا برابا ڈاکو کو چھوڑ دیا جائے ۔ اوریسوع مسیح کو صلیب دیا جائے۔ ہاں یہ اس لئے ہواکہ تمام نوشتے پورے ہوں۔

اوریہاں پطرس نے اپنی گواہی میں سیدنا مسیح کو قدوس کہا۔ اوریسعیاہ نبی کی کتاب میں لفظ قدوس، رب الافواج کے لئے آیا ہے ۔ پس مسیح رب الافواج ہے۔

" ایک گھوڑا ہے اوراس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اوربرحق کہلاتا ہے۔۔۔ اس کا نام کلام خدا ہے "(یسوع مسیح) (مکاشفہ ۱۹: ۱۱تا ۱۳ انجیل)۔

"پھر میں نے اس حیوان اورزمین کے بادشاہوں اوران کی فوجوں کو (شیطان کی فوجیں) اس گھوڑے کے سواراوراس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھا دیکھا"۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۹، انجیل)۔

کلام خدا سیدنا مسیح کا نام ہے۔ جو سفید گھوڑے پر سوار ہے۔ اوراس کی فوج کویعنی یسوع کی فوج کو شیطان کی فوجوں سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھا دیکھا تو معلوم ہواکہ یسوع مسیح رب الافواج ہے۔

لشکروں کا خداوند ۔ (زبور۲۴: ۱۰)۔ خداوند یسوع مسیح " جو جنگ میں زورآورہے"۔ زبور۲۴: ۸۔

اوّل وآخر۔" میں اول وآخر اورزندہ ہوں۔ میں مرگیا تھا (خداوند یسوع مسیح) اوردیکھ ابد الآآباد زندہ رہونگا۔ اورموت اورعالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں " ۔(مکاشفہ ۱: ۱۷تا ۱۸، انجیل)۔ ہاں جو صلیب پر مرگیا ۔ اورتیسرے دن زندہ ہوا۔ وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ اورخداوند یسوع مسیح کا نام اول وآخر ہے۔

" دیکھ میں جلد آنے والا ہوں۔۔۔۔۔۔ میں الفا اوراومیگا اول وآخر ابتدا اورانتہا ہوں"۔ (مکاشفہ ۲۲: ۱۲تا ۱۳، انجیل) ۔

آنے والا خداوند یسوع مسیح ہے۔ اوراس کی دوسری آمد کو ظاہر کرتا ہے۔ اورآنے والے خداوند یسوع کا نام اول وآخر ہے۔

تو معلوم اورثابت ہوا ۔ کہ (۱۔) خداوند، (۲۔) اسرائیل کا بادشاہ (۳۔) نجات دینے والا ۔(۴۔) رب الافواج ۔(۵۔) اول وآخر انجیل میں یسوع مسیح کے حق میں صاف طورپرپورے ہوئے ۔ اورا ن تمام ناموں کی وجہ سے یسوع مسیح یسعیاہ نبی کے نوشتے کے مطابق خدا ہے۔

کیا آپ خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ دل سے مانتے ہیں ؟

چنانچہ لکھا ہے ۔" پس انہوں نے شوق سےکلام قبول کیا۔ اور ان میں سے بہتیرے ایمان لائے "۔ (انجیل، اعمال ۱۷: ۱۱تا ۱۲)۔

قادرمطلق

(جسم میں) مسیح سے تقریباً ۱۸۹۸ سال پیشترکا نوشتہ

" جب ابرام (جس کو خداوند نے بعد میں ابراہیم کہا) ننانوے برس کا ہوا۔ تب خداوند ابرام کو نظر آیا۔ اوراس نے کہا کہ " میں خدائے قادر ہوں"۔(پیدائش ۱۷: ۱، توریت ،موسیٰ کی پہلی کتاب)۔

یسوع مسیح کے حق میں پورا

(یسوع کے الفاظ) " تمہارا باپ ابراہام میرے دن دیکھنے کی امید پر تھا۔ اس نے دیکھا اورخوش ہوا۔

(اندھے یہودی) یہودیوں نے اس سے کہا ۔ کہ تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں۔ پھر تو نے ابرہام کودیکھا؟ یسوع نے ان سے کہا۔میں تم سے سچ کہتا ہوں ۔ پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا۔ میں ہوں"۔ (یوحنا ۸: ۵۶تا ۵۸، انجیل۔

مجسم ہونے کی حالت میں خداوند یسوع مسیح کی عمر ۳۳ برس کی ہوئی ۔ تو میں نے پہلے بھی لکھا۔ کہ جو جسم کا خیال کرتے رہے اورکرتے رہتے ہیں ضرور ٹھوکر کھائیں گے۔

کیا" پیشتر اس کے کہ ابراہیم پیدا ہوا میں ہوں " ۔ مسیح کی عمر ۳۳ سال بتاتا ہے۔؟

اس کے تعلق میں چند اورحوالجات پیش کرتا ہوں:

(۱۔) جسم کی حالت میں دعا: " اوراب اے باپ ! تو اس جلال سے" جو میں دنیا سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا "۔۔۔۔(یوحنا ۱۷: ۱۵، انجیل)۔

(۲۔) وہی دعا"۔ کیونکہ تو نے بنائے عالم کے پیشتر مجھ سے محبت رکھی "۔ (یوحنا ۱۷: ۲۴، انجیلں)۔

(۳۔) " جن کے نام اس برے (خداوند یسوع مسیح کا نام) کی کتاب میں لکھے نہیں گئے "۔ جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے"۔ (مکاشفہ ۱۳: ۱۸، انجیل) ۔کیا یہ حوالے مسیح کی ۳۳ سال کی عمر بتاتے ہیں؟

اس لئے عزیزو! مسیح کو جسم کی حیثیت میں نہ پہچانیں ۔ پولوس رسول کہتا ہے۔ کہ مسیح کی جسم کی حالت کو" اب سے نہیں جانیں گے"(۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۶، انجیل)۔

اس بیان میں یسوع مسیح نے یہودیوں پر ظاہر کیا۔ کہ وہ ابراہیم سے بھی پہلے ہے۔ خاص کر لفظ ہوں اس مطلب کو بالکل صاف کردیتا ہے۔ اب خداوند یسوع مسیح کے مجسم ہونے سے ۱۸۹۹ سال پیشتر لکھا ہوا نوشتہ پڑھا اوریہ کہہ ابراہیم کی عمر اس وقت ( ) برس کی تھی۔ مگر خداوند یسوع مسیح اتنے لمبے عرصے

کے بعد بھی اپنے متعلق یوں کہتا ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ ابرہام پیدا ہوا۔ میں ہوں اور اتنی عمر ایک مٹی کے انسان کی نہیں ہوسکتی بلکہ صرف خدا ہی کی ہوسکتی ہے۔ پس یسوع بنائے عالم سے پیشتر جلالی خدا ہے۔

(جسم میں) مسیح سے قریباً ۷۴۰ سال پیشتر کا نوشتہ (انبیا کے صحیفے) "کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اورہم کو ایک بیٹا بحشا گیا۔ اورسلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی۔ اوروہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب ، مشیر خدائے قادر، ابدیت کا باپ ، سلامتی کا شہزادہ " (یسعیاہ ۹: ۶، انبیاء کے صحیفے)۔

یہ خداوند یسوع مسیح کے مجسم ہونے کی پیشینگوئی ہے۔لیکن واضح ہو۔ کہ مجسم ہونے سے پیشتر بھی خداوند یسوع مسیح اس نام سے کہلاتا ہے ۔ یعنی جب یسعیاہ نبی کوالہام ہوا تو اس وقت بھی وہ مجسم ہونے والا " اس نام سے کہلاتا ہے یعنی خدائے قادر۔

اس لئے اندھے یہودیوں کی طرح آپ بھی ایسی غلطی نہ کریں کہ تیری عمر توابھی پچاس برس کی نہیں۔

پیشینگوئی میں خداوند یسوع مسیح کے حق میں کہا گیا۔ کہ ایک لڑکا تولد ہوا ۔ اورہم کو ایک بیٹا بحشا گیا۔ جو خدائے قادر کے نام سے کہلاتا ہے ۔ ۱۸۹۸ سال مسیح کے مجسم ہونے سے پہلے کے نوشتہ میں خداوند ابرہام پر ظاہر ہوا۔ اورکہا ۔ کہ میں خدائے قادر ہوں۔ جو یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی میں صاف طور سے یسوع مسیح کے حق میں پورا ہوا۔ یعنی وہ لڑکا یسوع جو مجسم ہوا خدائے قادر ہے۔

آنے والا یسوع مسیح قادرمطلق ہے

" دیکھو وہ (مسیح یسوع) بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔ اورہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔ اورجنہوں نے اسے (یسوع مسیح کو) چھیدا تھا۔ وہ بھی اسے دیکھیں گے " (مکاشفہ ۱: ۷، انجیل)

" خداوند خدا جو ہے اورجو تھا اورجو آنے والا ہے"۔ یعنی قادر مطلق فرماتا ہے۔ کہ میں الفا اور اومیگا ہوں(مکاشفہ ۱: ۸ انجیل)۔

مکاشفہ ۱: ۷ میں بادلوں کے ساتھ کون آنے والا ہے؟

" بادلوں پر یسوع مسیح راجا جلدی آتا ہے "۔

یعنی وہ جلد آنے والا ہے۔ جسے انہوں نے چھیدا تھا۔

(جسم میں) مسیح سے ۴۸۷ سال پیشتر کی پیشین گوئی ۔
(انبیاء کے صحیفے)

" اور وہ مجھ پر جسے انہوں نے چھیدا ہے۔ نظر کریں گے (زکریا ۱۲: ۱۰ انبیاء کے صحیفے)۔

پوری ہوئی

" مگر ان میں سےایک سپاہی نے بھالے سے اس (یسوع مسیح) کی پسلی چھیدی" ۔(یوحنا ۱۹: ۳۴، انجیل)۔

معلوم ہوا اورثابت ہوا کہ جسے انہوں نے چھیدا وہ مسیح یسوع ہے۔ اوروہی آنے والا ہے۔(مکاشفہ ۱: ۸، انجیل)۔

پھرپڑھیں:

خداوند خدا جو ہے اورجو تھا اور" جوآنے والا " ہے۔ یعنی قادرمطلق

پس صاف طور سے معلوم ہوا۔ کہ آنے والے خداوند یسوع مسیح کا نام قادرمطلق ہے۔

اے خداوند یسوع آ (مکاشفہ ۲۲: ۲۰، انجیل)۔

مسیح ابدی خدا اورخالق

جب ہم " لفظ " خالق استعمال کرتے ہیں۔تو سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اسے خداہی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اندیکھی تخت ہوں یا ریاستیں یا اختیارات ساری چیزیں اسی کے وسیلے سے اوراسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔ اوراسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں" ۔ (کلسیوں ۱: ۱۶تا ۱۷، انجیل)۔

" ساری چیزیں اسی کے وسیلے سے (پہلی آیت میں کلام یعنی کلمہ) پیدا ہوئیں ۔ اورجو پیدا ہوا۔ کوئی بھی اس کے بغیر پیدا نہ ہوا (یوحنا ۱: ۳، انجیل)۔

یوحنا پہلا باب پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ سارا ہی باب خداوند یسوع مسیح کے متعلق ہے۔ دنیا کو پیدا کرنے والا خدا ہے۔ جویہاں کلام یعنی خداوند یسوع مسیح کو ثابت کرتا ہے پس خداوند یسوع مسیح کلام یاکلمہ ہے۔ کلام کی حیثیت میں مندرجہ بالاآیت کے بموجب خالق اورخالق کی حیثیت سے خدا ہے۔

زبورکا نوشتہ

(زبورنویس)" میں نے کہا " اے میرے خدا آدھی عمر میں مجھے نہ اٹھالے۔ تیرے برس پشت درپشت ہیں۔ تونے قدیم سے زمین کی بنا ڈالی۔آسمان بھی تیرے ہاتھ کی صنعتیں ہیں۔ وہ نیست ہوجائیں گے۔ پرتوباقی رہے گا۔ ہاں وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہوجائیں گے ۔ توانہیں لباس کی مانند بدلے گا۔ اوروہ مبدل ہونگے پرتو وہی ہے۔اورتیرے برسوں کی انتہا نہ ہوگی۔ (زبور۱۰۲: ۲۳تا ۲۷)۔

یہاں پرزبورنویس خدا سے مخاطب ہے اور کہتا ہے :

اے میرے خدا ۔ توہی نے آسمان اورزمین کو پیداکیا اور آسمان اورزمین اوران کی تمام چیزوں کو پیداکرنے کی وجہ سے ہم خداکوخالق کہتے ہیں۔

یسوع مسیح کا نام" بیٹا

پرانے اورنئے عہد نامہ میں یسوع مسیح کا نام بیٹا بھی ہے اورواضح ہوکہ بیٹا جسمانی طورپرنہیں کہا گیا۔ بلکہ روحانی معنی میں خداکی محبت کا ثبوت ہے۔

خداکی گواہی

" اوریسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے پاس سے اوپرگیا۔ اوردیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا ۔ اوراس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اترتے اوراپنے اوپرآتے دیکھا۔ اورآسمان سے آواز آئی۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔(متی ۳: ۱۶تا ۱۷، انجیل)

جبرائیل فرشتے کی گواہی ، بیٹا کہلانے کی وجہ

اورفرشتے نےجواب میں اس سے کہا۔ کہ روح القدس تجھ پرنازل ہوگا اورخدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پرسایہ کریگی۔ اوراس سبب سے وہ پاکیزہ جو پیدا ہونے والا ہے ۔ خداکا بیٹا کہلائیگا ۔(لوقا ۱: ۲۵، انجیل)

داؤکا الہام

خداوند نے میرے حق میں فرمایا ۔ کہ تو میرا بیٹا ہے" (زبور۲: ۷) بیٹے کو چومو"۔ (زبور۲: ۱۲)۔

یافہ کے بیٹے اجورکاالہامی کلام

(جسم میں) مسیح سے ۷۰۰ سال پیشتر" کون آسمان پر چڑھتا اوراس پرسے اترتا، کس نے ہواکو اپنی مٹھی میں جمع کرلیا؟ کس نے پانیوں کو چادرمیں باندھا؟ کس نے زمین کی ساری حدیں

ٹھیرائیں ؟ اگر تو بتاتا سکتا ہے۔ تو بتلا ۔ کہ اس کا کیا نام ہے اوراس کے بیٹے کا نام کیا ہے ؟(امثال ۳۰: ۴ انبیاء کے صحیفے)۔

(جسم میں) مسیح سے ۵۸۰ سال پیشتر کا نوشتہ (انبیاء کے صحیفے) نبوکد نظر بادشاہ نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ آگ کی بھٹی میں تین شخص ڈالے گئے اورچارہوگئے "۔ اورچوتھے کی صورت خدا کے بیٹے کی سی ہے "(دانی ایل ۳: ۲۵)۔

خداوند یسوع کی اپنی گواہی

" یسوع نے سنا۔ کہ انہوں نے اسے باہر نکال دیا۔ اورجب اس سے ملا۔ تو کہا ۔ کیا تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے"۔ (یوحنا ۹: ۳۵، انجیل)

شمعون پطرس رسول کی گواہی

" شمعون پطرس رسول نے جواب میں کہا۔ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"(متی ۱۶: ۱۶، انجیل)

پرانے اورنئے عہد نامے میں اوربھی بہت سے حوالجات ہیں۔ جو یسوع کو بیٹے کے نام سے پکارتے ہیں۔

یسوع کے "بیٹے " ہونے کوا س لئے بتایا گیا ہے۔ کہ زبور کا اوپر بیان کیا ہوا نوشتہ بیٹے کے حق میں پورا ہوا ہے۔

پورا ہوا

" مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے۔ اے خدا تیرا تخت ابد الاباد رہے گا" (عبرانیوں ۱: ۸، انجیل)۔

ہم نے معلوم کیا ۔ کہ بیٹا یسوع کے حق میں کہا گیا ہے اوریہاں بیٹے کو کہا جاتا ہے۔

اے خدا

پھر عبرانیوں پہلا باب انجیل پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ تمام باب خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کے بارے میں ہے۔

آگے چل کر بیٹے کی بابت یوں کہتا ہے ۔" اوریہ کہ اے خداوند (بیٹے کی بابت) تونے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اورآسمان تیرے ہاتھ کی کاریگریاں ہیں۔ وہ نیست ہوجائینگے۔ مگر تو باقی رہیگا۔ اوروہ پوشاک کی مانند پرانے ہوجائیں گے ۔ توانہیں چادر کی طرح لپیٹیگا ۔ اوروہ پوشاک کی طرح بدل جائیں گے ۔ مگر تو وہی ہے۔ اورتیرے برس ختم نہ ہونگے "(عبرانیوں ۱: ۱۰تا ۱۲،انجیل)۔

تو معلوم ہوا ۔ کہ زبور ۱۰۲ کا نوشتہ جو خداوند یسوع مسیح کے مجسم ہونے سے کئی سال پیشتر لکھا گیا۔ بیٹے یعنی خداوند یسوع مسی کے حق میں پورا ہوا

زبوراورانجیل کے دونوں جگہوں کے حوالوں کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بیٹے کو ثابت کرتا ہے۔ اورآسمان اورزمین کوپیدا کرنے کے لئے سبب سے خالق ۔اورخالق کی حیثیت سے انجیل اور زبور کے نوشتے کے مطابق خدا ہے۔

" مگر جس نے سب چیزیں بنائیں وہ خدا ہے"۔ (عبرانیوں ۳: ۴،انجیل)۔

عمانوایل

(جسم میں) مسیح سے ۷۴۲ سال پیشتر کی پیشینگوئی

" باوجود اس کے خداوند آپ تم کو (بنی اسرائیل) ایک نشان دیگا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی ۔ اوربیٹا جنے گی۔ اوراس کانام عمانوایل رکھیں گے "(یسعیاہ ۷: ۱۴،انبیاء کے صحیفے)

(جبرائیل فرشتے نے کہا)۔" وہ بیٹا جنے گی اورتو اس کا نام یسوع رکھنا ۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دیگا۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا ۔ وہ پورا ہوا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی ۔ اوربیٹا جنیگی۔ اوراسکا نام عمانوایل رکھیں گے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ "(متی ۱: ۲۱تا ۲۳ انجیل)

پیشن گوئی آخری آیت میں پوری ہوئی ۔جب تک آپ یسوع کا بھید نہ سمجھیں ۔ عمانوایل نام کی بابت بھی کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ عمانوایل یسوع کا نام ہے۔ جس کا ترجمہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ مگرخدا گناہ گاروں کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔

خدا " ہمارے" ساتھ

اس " ہمارے " سے دنیا کے سب لوگ مراد نہیں۔ بلکہ ایماندار لوگ مراد ہیں۔ جنہوں نے پہلے ایمان کے ذریعے یسوع کا مطلب سمجھا۔ جو یوں ہے۔ نجات دینے والا ۔اور پھر خود اعمانویل کا مطلب بھی سمجھ آگیا۔ اب خدا ہمارے ساتھ ہے۔ گنہگار انسان کو عمانوایل سمجھنے کے لئے پہلے یسوع کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

چہ نسبت خاک رابہ عالم پاک

گناہ آلودہ انسان کا پاک خدا کے ساتھ کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ کیونکہ لکھاہے ۔ کہ" پاک ہو۔ اس لئے کہ میں پاک ہوں۔(۱۔پطرس ۱: ۱۶، انجیل)

اورپھر لکھا ہے۔" دیکھو خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں کہ بچا نہ سکے۔اوراس کا کان بھاری نہیں کہ سن نہ سکے ۔ بلکہ تمہاری بدکاریاں

تمہارے اورتمہارے خدا کے درمیان جدائی کرتی ہیں"۔(یسعیاہ ۵۹: ۱، انبیاء کے صحیفے)۔" خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا"۔(یوحنا ۹: ۳۱، انجیل)۔ خدا کے کان دعا سننے کے لئے بھاری نہیں۔ بلکہ گناہ اور بدکاری کی وجہ سے سے گنہگارانسان کی خدا سے جدائی ہے۔

عزیزو! کیاآپ گناہ کی حالت میں رہتے ہوئے نام عمانوایل کو سمجھ سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں۔اورلفظ عمانوایل کا مطلب آپ کے حق میں پورا نہیں ہوسکتا۔ جب تک آپ یسوع کو اپنا نجات دہندہ دلی ایمان سے نہ مانیں۔ اورجب تک گناہوں سے نجات نہیں۔ خدا آپ کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ اورآپ کے اور خدا کے درمیان یسوع پرایمان نہ لانے کی وجہ سے جدائی ہے:

کیا جدائی کی حالت میں کوئی انسان کہہ سکتا ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہرگزنہیں۔

ایمان سے نجات اورپاک ترین حالت

" مگرتم اپنے پاک ترین ایمان میں۔۔۔۔ ہمیشہ کی زندگی کے لئے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی رحمت کے منتظر رہو۔(یہودہ ۲۰آیت، انجیل)۔

مطلب یہ کہ یسوع جس کا ترجمہ نجات دہندہ ہے۔ ایمان سے ہمیشہ کی زندگی میں پہنچادیتا ہے۔

یسوع پر ایمان لانے ہی سے گناہ کی حالت دورہوسکتی ہے۔ اورایمان ہی کی حالت کو پاک ترین کہا گیا ہے۔ایمان کی پاکیزہ حالت میں پاک خدا کے ساتھ رشتہ قائم ہوسکتا ہے۔" کنند ہم جنس بہ ہم جنس پرواز

یعنی پاک چیز کا پاک چیز کے ساتھ میل۔ یعنی خدا پاک اور پاک ترین ایمان۔

گو یسوع اور عمانوایل دونو نام خداوند یسوع کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن دونوناموں میں ایک تعلق ہے۔ جب ایمان سے یسوع کے پاس انسان آئے توخدا کے نزدیک اس ایمان کی وجہ سے پاک ہوجاتا ہے۔ پھریسوع نے دوسرے نام عمانوایل کا مطلب بھی سمجھ آجائیگا۔ کہ اب خدا ہمارے ساتھ ہے۔

عمانوایل اسی کو کہا گیا ہے۔ جو کنواری مریم سے پیدا ہوا یعنی یسوع۔

اوریسوع پر ایمان رکھتے ہوئے۔آپ اسے صرف انسان اور نبی ہی نہیں جانیں گے۔بلکہ اس کےساتھ ساتھ چلتے ہوئے۔آپ

خود دریافت کرلیں گے۔ کہ آپ نبی سے بھی بڑے یعنی خدا کے ساتھ چل رہے ہیں۔ کیونکہ لفظ عمانوایل ہی یسوع کے خدا ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ جب آپ کے ساتھ یسوع ہوا۔ تو اس کے دوسرے نام عمانوایل سے سمجھ لیں۔ صرف آدمی نہیں بلکہ خدا ہمارے ساتھ۔ بڑھئی کا بیٹا (شریعت کی رو سے) ہی نہیں۔بلکہ خدا ہمارے ساتھ۔

مثال کے طور پر میرا دوست الف ہے۔ جب میں اس کے ساتھ چلتا ہوں۔ اور کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہونگا۔ الف میرے ساتھ۔ اسی طرح خداوند یسوع نے ایماندار شاگردوں کو دوست کہا۔ ابراہیم کو خدا نے دوست کہا۔ کیونکہ میں خداوند یسوع پر سچے دل سے ایمان لا چکا ہوں۔ اور اس کا شاگرد ہوں۔ اس لئے شاگرد ہونے سے اس کا دوست ہوں۔

جب کوئی مجھے خداوند یسوع کے ساتھ چلتا ہوئے دیکھے۔ جیسے کہ ایمان کے ذریعے میں اس کے ساتھ چل رہا ہوں اور لوگوں کے پوچھنے پر میں بتا سکتا ہوں۔ میرے ساتھ کون ہے۔ عمانوایل "خدا ہمارے ساتھ"۔

اس خداوند یسوع کے نام میں تسلی ہے۔ کہ صرف انسان نہیں۔ بلکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہوشعنا جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔

خداوند یسوع ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ گناہ سے دبے ہوئے لوگو میں تمہیں آرام یعنی نجات دوں گا۔ کیا آپ آج ہی اس پر ایمان لاتے ہیں؟" اور یہودیوں اور یونانیوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لے آئی۔ (اعمال ۱۴:۱، انجیل)

کلام خدا یعنی کلمتہ اللہ

(جسم میں) مسیح سے ۴۰۰۴ سال کا پیشتر کا نوشتہ

"ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ (پیدائش ۱: ۱، توریت)۔

پورا ہوا

"ابتدا میں کلام تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا" (یوحنا ۱:۱، انجیل)۔

کلام یاکلمه کی تعریف

جوکچھ ہم منه سے بولتے ہیں۔ اس کو لفظ کہتے ہیں۔ بامعنی اورمفرد لفظ کو کلمه، (فارسی گرائمر پنجاب ٹیکسٹ بک صفحه ۲)۔

مثال کے طورپر خدا کے منه سے نکلا ہوا کلام آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

که" میں خدا ہوں اورمیرے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔ کلام صدق میرے منه سے نکلا ہے"(یسعیاه ۴۵: ۲۲تا ۲۳، انبیاء کے صحیفے)۔

" اورخداوند کا کلام مجھے پہنچا اوراس نے کہا (حزقی ایل ۱۳: ۱، انبیاء کے صحیفے)۔

خدا کا کلام یعنی کلمته الله

مکاشفه ۱۹: ۱۳ میں ہم پڑھتے ہیں که اس (یسوع) کا نام کلام خدا کہلاتا ہے۔

بائبل خدا کا لکھا ہوا کلام ہے۔ اورمسیح خدا کا زنده کلام ہے۔

مندرجه ذیل مقابله سے ظاہر ہے۔ که کلام خدا۔ جس میں لکھا ہوا اورزنده کلام دونوں شامل ہیں دونو خدا کی عقل کا اظہار میں۔

مسیح اوربائبل کلام خدا یعنی کلمته الله	بائبل یعنی لکھا ہوا کلام	مسیح یعنی زنده کلام
۱۔ دونو خدا کا جلال ہیں	۱۔ میں نے اپنی شریعت کے احکام۔۔۔۔ لکھے"۔ (ہوسیع ۸: ۱۲(انبیاء کے صحیفے)۔	۱۔ اس کے جلال کا پرتو اوراس کی ذات کا نقش (عبرانیوں ۱: ۳، انجیل)
۲۔دونو ابدی ہیں۔	۲۔ خداکاکلام جو زنده اورقائم ہے خدا کاکلام ابد تک قائم رہیگا۔ (۱۔پطرس ۲۳تا ۲۴، انجیل)	۲۔ یسوع مسیح آج اورکل بلکه ابد تک یکساں ہیں۔(عبرانیوں ۱۳: ۸، انجیل)
دونو بے عیب ہے۔	۳۔ خدا کا ہر سخن	۳۔ اس کی ذات میں

	پاک ہے (امثال ۳۰: ۵)	گناہ نہیں ۔ (۱۔یوحنا ۳: ۵)
دونو زندگی کے چشمہ ہیں	۴۔ خدا کا کلام زندہ اور موثر ہے۔ (عبرانیوں ۴: ۱۲)	۴۔ زندگی میں ہوں (یوحنا ۱۴: ۶)
دونو حق ہیں	۵۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ (یوحنا ۱۷: ۱۷)	۵۔ حق میں ہوں (یوحنا ۱۴: ۶)
دونو نور ہیں۔	۶۔ فرمان چراغ ہے اور تعلیم نور (امثال ۶: ۲۳)	۶۔ دنیا کا نور میں ہوں۔ (یوحنا ۸: ۱۲، انجیل)
دونو روح کی خوراک ہیں۔	۷۔ انسان صرف روٹی ہی سے زندہ نہیں رہتا۔ بلکہ ہرایک بات سے جو	۷۔ زندگی کی روٹی میں ہوں (یوحنا ۶: ۳۵)
	خدا کے منہ سے نکلتی ہے (استشنا ۸: ۳)	
دونو کو قبول کرنا پڑتا ہے تاکہ نجات حاصل کریں۔	۸۔ اس کے کلام کو قبول کرو۔ جو دل میں بویا گیا اور تمہاری روحوں کو نجات دے سکتا ہے (یعقوب ۱: ۲۱)	۸۔ جنہوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔ (یوحنا ۱: ۱۲)
مسیح یا بائبل کو رد کرنے سے ازلی نقصان ہے۔	۹۔ جب وہ موسیٰ اورنبیوں کی نہیں سنتے اگر مردوں میں سے کوئی جی اٹھے تو اس کی بھی نہ مانینگے (لوقا ۱۶: ۳۱)	۹۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو اپنے گناہوں میں مروگے۔ (یوحنا ۸: ۲۴)
دونو قیامت کے روز انصاف کریں گے۔	۱۰۔ جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا	۱۰۔ دنیا کی عدالت اس آدمی کی معرفت

	تھا۔ مردوں کا انصاف کیا گیا۔(مکاشفہ ۲۰: ۱۲)	کریگا۔ جسے اس نے مقرر کیا ہے(اعمال ۱۷: ۳۱)۔

(مسٹر سڈنی کولیسٹ کے انگریزی مضمون سے ترجمہ کیا گیا)۔

مندرجہ بالا مقابلہ ہمیں کلام کی نسبت کافی اطلاع دیتا ہے۔

جو کچھ با معنی الفاظ منہ سے بولے جائیں کلمہ یا کلام کہلاتے ہیں اور کلمہ یا کلام کا تعلق منہ کے ساتھ ہے۔

عزیزو! کیا آپ کاکلام اور آپ دو آدمی ہیں؟ یا آپ کا منہ جہاں سے آپ کا کلام نکلتا ہے۔ کیا آپ سے جدا ہے؟ آپ اور آپ کا کلام ایک ہیں۔ ہاں ناموں کی حالت میں دو دکھائی دیتے ہیں۔ (۱۔) آپ (۲۔) آپ کا کلام:

آپ کاکلام آپ سے نکلا ہے۔ آپ کلام سے جدا نہیں اور نہ آپ کا کلام آپ سے جدا ہے۔ بلکہ جب آپ بولیں گے تو آپ کا کلام آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ آپ کا کلام اور آپ ایک ہیں ۔ اب ہم یوں پڑھیں :

" ابتدا میں کلام تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا"۔ (یوحنا ۱:۱)۔

خدا نے کہا۔" کلام صدق میرے منہ سے نکلا ہے ۔"(یسعیاہ ۴۵: ۲۳)۔

جس طرح ہم نے معلوم کیا۔ کہ جو کچھ ہم منہ سے بولتے ہیں۔ وہ ہمارا کلام ہے۔ اور ہمارا کلام اور ہم ایک ہی چیز کو ظاہر کرتے ہیں اسی طرح خداوند یسوع مسیح نے کہا۔" میں خدا میں سے نکلا ہوں"۔ (یوحنا ۸: ۴۲)۔

تو کیا خدا اور اس کا کلام دو چیزیں ہیں۔ یا دو خدا ہیں؟

ہمارے منہ کاکلام ہمارے ساتھ ساتھ ہے۔ اور ہمیں دو آدمی نہیں بنادیتا۔ اسی طرح خدا اور کلام یعنی کلمہ ایک ہی خدا کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس (یسوع) کا نام کلام خدا (کلمتہ اللہ) کہلاتا ہے "۔(مکاشفہ ۱۹: ۱۳)۔

اس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا

" ابتدا میں کلام تھا "۔ یوحنا ۱:۱) اورجسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بلکہ غور سے دیکھا ۔ اوراپنے ہاتھوں سے چھوا۔(۱۔یوحنا۱:۱)۔

تو معلوم ہوا ۔ کہ کلام یاکلمہ یسوع ہے۔ اب یوں پڑھیں :

ابتدا میں کلمہ یعنی یسوع تھا۔ یسوع خدا کے ساتھ تھا اور یسوع خدا تھا۔ اور"کلام مجسم ہوا " ۔(یوحنا ۱: ۱۴)۔ (یوحنا ۱:۱) میں لکھا ہے ۔" کلام خدا تھا"۔ تو اب کلام مجسم ہوا۔ کا مطلب صاف ہوگیا۔ کیو نکہ کلام خدا تھا۔ اس لئے کلام یعنی خدا مجسم ہوا۔ پس ثابت ہواکہ مسیح کا نام کلام ہے اورکلام کا نام خدا ہے۔

کیاآپ اس کلام پرا یمان لا تے ہیں؟

مگرکلام کے سننے والوں میں سے بہتیرے ایمان لائے اور یہاں تک کہ مردوں کی تعداد پانچ ہزار کےقریب ہوگئی "(اعمال ۴: ۴)۔

حاضروناظر

زبورکا نوشتہ : اے خداوند تو مجھے جانچتا اورپہچانتا ہے"۔ (زبور۱۳۹:۱)۔

" تیری روح سے میں کدھر جاؤں ۔ اورتیرے حضورمیں سے کہاں بھاگوں۔ اگرمیں پاتال میں اپنا بستربچھاؤں ۔ تو دیکھ تو وہاں بھی ہے"۔(زبور۱۳۹: ۷تا ۸)۔

یسوع کے حق میں پورا

(یسوع نے کہا)"کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکھٹے ہیں۔ وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں"۔(متی ۱۸: ۲۰، انجیل)۔

دنیا کے ہر ایک حصے میں جہاں سچے مسیحی پائے جاتے ہیں اوروہ اکٹھے ہوتے ہیں۔تو خداوند یسوع مسیح کے الفاظ سے محسوس کرتے ہیں۔ کہ خداوند یسوع اپنے قول کے مطابق حاضر ہے اگرلاہورشہر کے بہت سے حصوں میں جگہ بجگہ سچے مسیحی اکٹھے ہیں۔ اور خداوند یسوع کے نام میں اکٹھے ہیں۔ تو خداوند یسوع علیحدہ علیحدہ اپنے قول کے مطابق ہر ایسی جگہ میں مسیحیوں کے بیچ میں ہے۔پھر دوسرا حصہ شہر ہے۔ وہاں پربھی اسی طرح سچے مسیحی دو یا تین یا اس سے زیادہ ہوکراس کے نام میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اوربہت سی علیحدہ علیحدہ جگہوں میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اوروہ بھی خداوند یسوع کے قول کو یادکرتے ہیں ۔ اورخداوند یسوع کی حضوری کو وہاں پر محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح دنیا کے ہر ایک گاؤں ، قصبے اور شہر میں جہاں سچے مسیحی خداوند یسوع کے نام میں اکٹھے ہیں۔ تو خداوند یسوع مسیح ہر ایسی جگہ اور سچے مسیحیوں میں اسی ایک وقت اپنے قول کے مطابق حاضر ہے۔

زبور میں ہم نے یوں پڑھا ہے۔ کہ زمین اور آسمان اور سمندر یعنی ہر جگہ خدا کی حضوری کام کرتی ہے۔ اسی طرح ہم نے دیکھا۔ خداوند یسوع بھی اپنے ایماندار لوگوں میں ہر جگہ اسی ایک وقت اپنے قول کے مطابق حاضر ہے۔

کیونکہ خداوند یسوع مسیح ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔ تو زبور کا نوشتہ جو خدا کے روح کو ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ وہی خداوند یسوع مسیح کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔ اس لئے داؤد کے نوشتہ کے مطابق خدا ہے۔

زمین پر خداوند یسوع کی نیکودیمس سے گفتگو

" اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوا اس کے جو آسمان سے اترا (یسوع) یعنی ابن آدم (یسوع) جو آسمان میں ہے"۔

اس حوالے میں صاف ظاہر ہے ۔ کہ خداوند یسوع زمین پر نکودیمس سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اور اسی وقت آسمان میں بھی ہیں۔ یسوع ایک ہی وقت آسمان وزمین میں حاضر ہونے کی حقیقت خود اسے خدا ثابت کرتی ہے۔

یسوع نے باتیں کیں۔ متی ۲۸: ۱۸

اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔

(متی ۲۸: ۲۰، انجیل)۔

یسوع مسیح نے کہا۔ کہ جہاں کہیں دنیا ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کے شاگرد جائیں گے۔ ہر جگہ علیحدہ علیحدہ یسوع ہر حصے میں اپنے شاگردوں کے ساتھ ہمیشہ ہے۔

صرف انسان کبھی انسان کے ساتھ ہمیشہ اور ہر جگہ نہیں رہ سکتا۔ سوائے خدا کے۔ خداوند یسوع دنیا کے ہر حصے میں اور ہمیشہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ہونا خود اس کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کے سبب سے خدا ہے۔

" جو کوئی زندہ ہے۔ اور پر ایمان لاتا ہے ۔ وہ ابد تک کبھی نہ مریگا۔ کیا تو اس پر ایمان رکھتی ہے ؟(یوحنا ۱۱: ۲۶) " ۔ اور ایمان

لانے والے مرد اورعورت خداوند کی کلیسیا میں اوربھی کثرت سے آملے۔(اعمال ۵: ۱۴انجیل)۔

عدالت کرنے والا یعنی منصف

شاہ یروشلیم داؤد کے بیٹے واعظ (سلیمان) کی باتیں

(جسم میں) مسیح سے ۹۱۷ سال پیشتر کا نوشتہ

"کیونکہ خدا ہرایک فعل کو ہرایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی خواہ بری عدالت میں لائے گا۔"(واعظ ۱۲: ۱۴، انبیاء کے صحیفے)۔

یسوع مسیح کے حق میں پوری ہوئی

"کیونکہ ضرورہے کہ مسیح کے تخت عدالت کے سامنے جاکر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔تاکہ ہر ایک شخص اپنے کاموں کا بدلہ پائے۔ جواس نے بدن کے وسیلے کئے ہوں خواہ بھلے ہوں خواہ برے"(۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۰، انجیل)۔

جب ہم عبادت میں عادل یا منصف بولتے ہیں۔ تواس نام سے خدا ہی کو یاد کرتے ہیں۔

انجیل میں لکھاہے مسیح کے تخت عدالت کے سامنے جاکر"۔تو معلوم ہوا کہ وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ جس نے ہر شخص کا انصاف کرنا ہے۔ اورواعظ مسیح کے مجسم ہونے سے ۹۱۷ سال پیشترصاف الفاظ میں عدالت کرنے والا ہے اورعدالت کرنے کی وجہ سے واعظ کے نوشتہ کے مطابق خدا ہے۔

" خدا وند یسوع مسیح کو جو زندوں اورمردوں کی عدالت کریگا۔ گواہ کرکے اوراس کے ظہور اوربادشاہت کو یاد دلا کر میں تجھے تاکید کرتا ہوں"(۲۔تمیتھیس ۴: ۱، انجیل)

یہاں پربھی معلوم ہوا ۔ کہ زندوں اورمردوں کی عدالت کرنے والا خداوند یسوع مسیح ہے۔ اورعدالت کرنے کی وجہ سے واعظ کے نوشتہ کے مطابق خدا ہے۔

"کیونکہ اس نے ایک دن ٹھہرایا ہے ۔جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت اس آدمی (یسوع جو مجسم ہوکرآدمی کی شکل میں آیا) کی معرفت کریگا۔ جسے اس نے مقررکیا۔ اوراسے مردوں سے جلا کر (زندہ کرکے) یہ بات سب پر ثابت کردی ہے" (اعمال ۱۷: ۳۱)۔

ابھی ہم نے دیکھا ۔ کہ خداوند یسوع مسیح زندوں اور مردوں کا انصاف کرےگا۔ مطلب یہ کہ خداوند یسوع مسیح کی دوسری آدم کے وقت وہ لوگ ہونگے۔ جو جسم میں زندہ ہونگے۔

اوران مرے ہوؤں اوراس وقت کے زندہ لوگوں دونو کا انصاف کیا جائے گا۔ خدا نے اپنے منه کی کہی ہوئی باتوں کو ہمیشه کرکے دکھایا۔ اورلوگ اس پر ایمان لائے۔

خدا نے نوح کو کشتی بنانے کے لئے کہا۔ اوریه بھی کہاکه کیونکه گناه دنیا میں بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے میں تمام سانس لینے والی چیزوں کو ہلاك کرونگا۔ اسی طرح ہوا۔ سوائے ہرجاندار جوڑے کے اور نوح کے خاندان کی تمام جاندارچیزیں۔ کیا انسان اورکیا جانورسب ہلاك ہوگئے۔ اوراس طرح خدا نے اپنی باتوں کو عملی حالت میں ثابت کیا۔

اس طرح خدا نے موسیٰ کو کہا۔ که میں بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی میں سےنکال لاؤں گا۔ چنانچه لکھا ہے:

"اوراس نے ابرام (جسے خدا نے ابراہیم کہا) سے کہا۔ که یقین جان۔ که تیری اولاد (بنی اسرائیل) ایك ملك میں جوان کا نہیں پردیسی ہوگی۔ اوروہاں کے لوگوں کی غلام بنے گی۔ اوروہ چار سو برس تك انہیں دکھ دینگے۔ لیکن میں اس قوم کی بھی جس کی وه غلام ہوگی عدالت کرونگا۔اوروه (بنی اسرائیل) بعد اس کے بڑی دولت لے کے نکلیگی۔" (پیدائش ۱۵: ۱۳تا ۱۴)۔ بنی اسرائیل ملك مصر میں فرعون کی غلامی میں رہی۔ اور خدا نے اپنے قول کےمطابق ان کی غلامی میں سے نکالا۔

پوراکیا۔

اوریوں ہوا۔ که ٹھیك اسی دن خداوند نے بنی اسرائیل کو ان کے لشکروں کےساتھ زمین مصرسے باہرنکالا"۔ (خروج ۱۲: ۵۱)۔

یہاں پر معلوم ہوا۔ که خداوند نے جوکچھ ابراہیم کو کہا اسے ثابت کیا۔ اوراسی طرح اگلی پیشینگوئیوں کو بھی خدا پرست بنی اسرائیل مانتی رہی۔ اسی طرح لکھا ہے۔

"اسے یعنی یسوع کو مردوں میں سے جلاکر یه بات سب پر ثابت کردی ہے"۔ یعنی مردوں کی قیامت۔

اگر خدا موت سے زنده ہونے کی حالت کو ہم پر ثابت نه کرتاتو مردوں کی قیامت کا بھید اورمطلب ہم نه سمجھ سکے۔

مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کی حالت ہی مردوں کی قیامت کا بھید ہم پرکھول دیا ہے۔ یعنی که عدالت کے دن مردوں اورزندوں کا انصاف کیا جائے گا۔ اگرمسیح مرکرزنده نه ہوتا۔ تو ہم کیسے سمجھ سکتے که جو مرچکے ہیں۔ وه زنده کئے جائیں گے۔

اورایمان سے ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہونگے۔ اور بے ایمان ہمیشہ کی ہلاکت اورتکلیف کے وارث ہونگے اورسوائے خداوند یسوع مسیح کے ۔ لفظ قیامت کا مطلب ہم نہیں سمجھ سکتے ۔ کیونکہ کوئی نبی بھی خود مرکر زندہ نہ ہوا۔

ابھی ہم نے پڑھا۔ کہ عدالت وہ کریگا۔ جو مرکر زندہ ہوا جو خداوند یسوع مسیح کے زندہ ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ وہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ جو عدالت کرے گا۔ واعظ اسے خدا کہتا ہے۔ جس نے بھلی اوربری چیزوں کی عدالت کرنی ہے۔

پولوس رسول کرنتھیوں کے خط میں اس کی مسیح کے حق میں تصدیق کرتا ہے۔ کہ مسیح کے تخت عدالت کے سامنے بھلی اوربری چیزیں عدالت میں لا ئی جائیں گی۔ اورپھر ہم نے معلوم کیا۔ مسیح جومردوں میں جی اٹھا۔ عدالت کریگا۔

ثبوت پر ثبوت سے معلوم ہوا۔ کہ عدالت کرنے والا مسیح ہے۔ جسے واعظ خدا کہتا ہے۔

دیگر ثبوت

یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی میں لکھا ہے " یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگا ۔۔۔۔۔ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کریگا۔اورانصاف سے زمین کے خاکساروں کے لئے انصاف کرے گا۔ اور شریروں کو فنا کرڈالیگا" ۔ (یسعیاہ۱۱: ۱، ۴ ، انبیاء کے صحیفے)۔

" یسی سے داؤد نبی پیدا ہوا" (۱۔سیموئیل ۱۷: ۱۲، انبیاء کے صحیفے) اورداؤد کی نسل سے یسوع مسیح ۔ کیونکہ لکھا ہے۔ " یسوع مسیح ابن داؤد" ۔ (متی ۱:۱)

تو معلوم ہوا۔ کہ جو یسی کے تنے سے جوکونپل نکلی وہ یسوع مسیح ہے۔ وہ کونپل یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی کےمطابق انصاف کریگی کیونکہ وہ کونپل یسوع مسیح ہے۔ اس لئے یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی کے مطابق یسوع مسیح عدالت کرے گا۔ اورعدالت کرنے کی وجہ سے واعظ کے نوشتہ کے بموجب خدا ہے۔

زبور کے نوشتے

(۱۔) " اے خدا لوگ تیری ستائیش کریں۔ سب لوگ تیری مدح خوانی کریں۔ امتیں خوش ہوں۔ اورخوشی کے مارے گائیں۔ کہ تو (خدا) راستی سے لوگوں کی عدالت کریگا" ۔(زبور۶۷: ۳تا ۴)۔

(۲۔) خداوند کے آگے کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے۔ وہ صداقت سے دنیا کی اور راستی سے امتوں کی عدالت کریگا" (زبور۹۸: ۹)۔

(۳۔) خداوند ۔۔۔۔۔ صداقت سے لوگوں کا انصاف کریگا" (زبور۹۶: ۱۰)۔

زبور کے نوشتے یسوع مسیح کے حق میں پورے ہوئے

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ اور اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے"۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۱تا ۱۳)۔

سوار کا نام کلام خدا ہے۔ اور وہ انصاف کرتا ہے۔ زبور ۶۷ میں انصاف کرنے والے کو صاف طور سے خدا کہا گیا ہے۔ اور زبور ۹۶، ۹۸ میں اس عدالت کرنے والے یسوع کو خداوند کہا گیا ہے۔ پس پھر ثابت ہوا۔ کہ یسوع ہی خداوند خدا ہے۔ جو راستی سے لوگوں کی عدالت کرے گا۔

اس عدالت کی سزا سے بچنے کا صرف ایک ہی واحد علاج ہے۔ خداوند یسوع مسیح پر سچے دل سے ایمان لانا"۔ پس اب جو مسیح یسوع ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں"۔ (رومیوں ۸: ۱)

گناہ معاف کرنے والا خداوند یہواہ

میں ہی " یہواہ" ہوں آگے یوں لکھا ہے۔" میں ہی وہ (یہواہ) ہوں جو اپنے نام کی خاطر تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھونگا"۔ (یسعیاہ ۴۳: ۱۱، ۲۵)

" میں نے تجھ پاس اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ اور میں نے اپنی بدکاری نہیں چھپائی ۔ میں نے کہا ۔ میں خداوند کے آگے اپنے گناہوں کا اقرار کرونگا۔ سو تو نے میری بدذاتی کے گناہ کو بخش دیا" (زبور۳۲: ۵)

یسوع مسیح کے حق میں پورا ہوا

" یسوع نے ان کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے کہا کہ بیٹا " تیرے گناہ معاف ہوئے"۔ (مرقس ۲: ۵)۔

پہلی بات تو یہ ہے ۔ کہ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوا جس نے گناہ نہ کیا ہو۔ سوائے یسوع کے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ۔

(یسوع نے کہا)" تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرسکتا ہے"۔(یوحنا ۸: ۴۶)۔" نہ اس نے گناہ کیا"۔ (۱۔پطرس ۲: ۲۲)۔

اور گناہ سے پاک صرف خدا کی ذات ہے۔ جو یسوع کے حق میں پوری ہوئی۔

سچے مسیحی لوگ اس لئے مقدس کہلاتے ہیں۔ کہ وہ خداوند یسوع مسیح پر سچے دل سے ایمان لائے اوریسوع مسیح میں ان کے گناہ معاف ہوئے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ صرف خداوند یسوع مسیح کے نام ہی میں گناہوں کی معافی حاصل ہوسکتی ہے۔ اورداؤد اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے اسے خداوند کہتا ہے اوریسعیاہ گناہوں کے معاف کرنے والے یسوع مسیح کی یہواہ کہتا ہے۔

" پطرس نے ان سے کہا توبہ کرو اورتم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تم روح القدس انعام میں پاؤ گے"۔(اعمال ۲: ۳۷)۔ اسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب ان میں آملے"(اعمال ۴: ۴۱)۔

کیاآپ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں؟ اس کے نام میں گناہوں کی معافی ہے۔ جیسے ایمان سے مفلوج کے گناہ معاف ہوئے جیسے گناہ کے اقرار سے داؤد کے گناہ معاف ہوئے۔ اسی طرح صرف یسوع مسیح جو خداوند ہے۔ آپ کے گناہوں بھی معاف کرسکتا ہے۔

باب ششم
واحدنیت

"میں اورباپ ایک ہوں"۔ (یوحنا ۱۰: ۳۰)۔

"ہماری طرح ایک ہوں"(یوحنا ۱۷: ۱۱)۔

"ہم ایک ہیں"۔(یوحنا ۱۷: ۲۲)۔

سب سے اوپر کی آیت میں لفظ میں کلام ہے۔ اورلفظ باپ خدا ہے۔ آپ اورآپ کاکلام ایک ہی ہیں۔ اسی طرح یسوع یعنی کلام یاکلمہ اورباپ یعنی خدا ایک ہی ہیں۔

جس طرح گرمی اورروشنی ایک ہی چیز سورج کو ظاہر کرتی ہیں بھاپ اوربرف ایک ہی چیز پانی کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ کا نقش فوٹو میں، اورآپ کالکھا ہواکلام آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح یسوع اورروح القدس بھی خدا ہی کو ظاہرکرتے ہیں۔

جس طرح (۱۔) سورج۔(۲۔) سورج کی گرمی (۳۔) اور سورج کی روشنی ایک ہی سورج کو ظاہر کرتے ہیں۔ اورپانی، بھاپ، برف پانی ہیں کو ظاہر کرتےہیں ۔آپ کا فوٹو۔ آپ کاکلام اورآپ ایک ہیں اسی طرح یسوع نے کہا میں اورباپ ایک ہیں۔ نہ صرف باپ اوربیٹا ۔ بلکہ باپ اوربیٹا اورروح القدس ایک خدا کو ظاہر کرتےہیں ۔" اورجو مجھے دیکھتا ہے میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے"(یوحنا ۱۲: ۴۵)۔

مثال

ایک آدمی لاہورمیں رہتاہے۔ اس نے امریکہ کبھی نہیں دیکھا ۔ کاروبار کی وجہ سے اس آدمی کی واقفیت امریکہ میں رہنے والے آدمی کے ساتھ کاروبار میں خط وکتابت کے ذریعے ہوگئی۔ اس طرح محبت بڑھ گئی۔ اورلاہور والے آدمی نے اپنے اندیکھے دوست کوامریکہ میں اپنی فوٹو بھیجدی۔

خط آدمی کے الفاظ کا لکھی ہوئی حالت میں اظہار ہے۔ یعنی وہ لکھا ہواکلام اوراس کا فوٹو اس کا اپنا نقش ہے۔

ترتیب یوں ہے۔(۱۔) آدمی (۲۔) اس کالکھا ہواکلام (۳۔) اس کا فوٹو ۔ کیا تین آدمی ہیں یاایک ؟" ایک"

جیسے اس مثال میں لاہوروالے آدمی نے امریکہ والے آدمی کو نہیں دیکھا ۔" اسی طرح لکھا ہے"۔ خدا کو کبھی کسی نہیں دیکھا"۔ (۱۔یوحنا ۴: ۱۲)۔

دوسری حالت ہم نے یہ دیکھی ۔ کہ خط و کتابت کے ذریعے ان دونوں آدمیوں کی واقفیت ہوگی۔ اورایک دوسرے سے

محبت پیدا ہوگئی۔ اسی طرح خدا نے خط وکتابت کے ذریعے یعنی اپنے لکھے ہوئے کلام کے ذریعے اپنی واقفیت دلا کر ہم میں اپنی محبت پیدا کی۔

" خدا کا کلام جو زندہ اور قائم ہے۔ خدا کا کلام جو ابد تک قائم رہیگا۔

(۱۔ پطرس ۱: ۲۳تا ۲۴)۔ تیرا کلام سچائی ہے"۔ (یوحنا ۱۷: ۱۷)۔

جس طرح اندیکھی حالت میں امریکہ اور لاہور والے دوست خط وکتابت کی وجہ سے محبت پیدا ہوگئی اسی طرح اندیکھے خدا نے اپنے لکھے ہوئے کلام یعنی بائبل سے اپنی محبت کو ہم پر ظاہر کیا اور اسے پڑھنے اور سننے سے ہماری خدا کے ساتھ محبت پیدا ہوگئی "کیونکہ خدا محبت ہے"۔(۱۔ یوحنا ۴: ۸)۔

جب لاہور اورامریکہ میں رہنے والے آدمی میں خط وکتابت کی وجہ سے محبت پیدا ہوگئی ۔ اور ایک دوسرے کےمتعلق بہت سی باتیں معلوم ہوگئیں۔ تو لاہور والے آدمی نے امریکہ میں رہنے والے دوست کو اپنی فوٹو بھیجی۔ امریکہ میں رہنے والے دوست کو اندیکھی حالت میں بھی اس کا پورا نقش اور فوٹو مل گیا۔ اوراسے دیکھنے سے معلوم ہوگیا۔ کہ وہ آدمی اس طرح کا نقش رکھتا ہے۔ اسی طرح خدا نے جب اپنے آپ کو محبت کی حالت میں اپنے کلام سے ہم پر ظاہر کیا اورہماری خدا سے محبت پیدا ہوگئی ۔ تو اپنا اصلی نقش یسوع کی حالت میں ہم پر ظاہر کیا۔

لکھا ہے " خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا (یسوع) جو باپ کی گود میں ہے۔ اس نے ظاہر کیا"۔ یوحنا ۱: ۱۸)۔

" وہ (خداوند یسوع مسیح) اندیکھے خدا کی صورت ہے"(کلسیوں ۱: ۱۵)۔اوریسوع کی بابت لکھا ہے:

"وہ (یسوع) اس کے (خدا کے) جلال کا پرتو اوراس کی ذات کا نقش ہوکر سب چیزوں کو اپنی قدرت کےکلام سے سنبھالتا ہے"۔ (عبرانیوں ۱: ۳)۔

خط وکتابت کی وجہ سے اندیکھی حالت میں بھی لاہور والے آدمی کی محبت امریکہ والے آدمی سے ہوگئی۔ اوراس فوٹو سے وہی نقش اس کی آنکھوں میں آگیا۔ ترتیب یوں ہے:

(۱۔) آدمی(۲۔) آدمی کا خط (۳۔) آدمی کا فوٹو۔ کیا یہ تین آدمی ہیں؟ ہرگز نہیں صرف ایک۔ مگر مختلف حالتوں میں ہیں۔ اسی طرح عزیزو:

(۱۔) خدا(۲۔) خدا کا کلام(۳۔) خدا کا نقش یعنی یسوع مسیح بھی ایک یعنی واحد خدا ہونے کو ثابت کرتے ہیں۔

جس طرح وہ آدمی فوٹو کو دیکھنے سے اپنے اندیکھے دوست کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح یسوع نے کہا:

"جو مجھے دیکھتا ہے۔ خدا کو دیکھتا ہے"۔

عزیزو۔ جو خداوند یسوع مسیح کودیکھتا ہے ۔ وہ خدا کو دیکھتا ہے۔ خداوند یسوع کو دیکھنا کیا ہے؟ اس پر سچے دل سے ایمان لانا"۔کیا تو اس پر ایمان رکھتی ہے؟" (یوحنا ۱۱: ۲۷ انجیل)۔

(یسوع نے کہا ۔" اگر تم نے مجھے جانا ہوتا ۔ تو میرے باپ (خدا) کو بھی جانا ہوتا۔ اب اسے جانتے ہو۔ اوردیکھ لیا ہے۔ فلپس نے اس سے کہا۔ اے خداوند باپ کو ہمیں دکھا ۔ یہی ہمیں کافی ہے۔ یسوع نے اس سے کہا "اے فلپس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا۔ جس نے مجھے دیکھا ۔ اس نے باپ کو دیکھا" (یوحنا ۱۴: ۷تا ۹)۔

خداوند یسوع مسیح نے کہا۔ اگر تم نے مجھے جانا ہوتا۔ تو خدا کو بھی جانا ہوتا۔ اب خدا کو جانتے ہو۔ اوراسے دیکھ لیا ہے ۔ شاگرد خداوند یسوع ہی سے گفتگو کررہے تھے۔ اوراسے ہی دیکھ رہے تھے اورخداوند یسوع نے کہا۔ کہ تم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ فلپس خداوند یسوع کا شاگرد اتنا کہنے پر بھی نہ سمجھا اور کہنے لگا کہ باپ یعنی خدا کو ہمیں دکھا۔ تو خداوند یسوع نے صاف طورپر اس پر الوہیت ظاہر کردی اور کہا:

جس نے مجھے دیکھا۔ اس نے باپ کو دیکھا۔

خداوند یسوع پر ایمان لانا ہی خدا کو دیکھنا ہے ۔ ایمان کے ذریعے اب ہم بھی کہہ سکتے ہیں ۔ اب خدا کو جانتے ہیں۔ اب خدا کو دیکھ لیا ہے۔

عزیزو۔ اورکسی جگہ سے آپ خدا کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ یسوع نے کہا " دروازہ میں ہوں"(یوحنا ۱۰: ۹) آپ دوسرے گھر کی اندرکی چیزیں نہیں دیکھ سکتے ۔ جب تک آپ گھر کے اندرداخل نہ ہوجائیں۔ اورگھر میں داخل ہونے کا درست راستہ دروازہ ہے۔ کیا آپ خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں ؟ خدا کا تخت آسمان پر ہے او رخدا تک پہنچنے کا راستہ خداوند یسوع ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"راہ میں ہوں"۔ یوحنا ۱۴: ٦۔

اس راستے پر چلنے سے آپ اس جگہ پہنچ سکتے ہیں اوردروازہ کے ذریعے آپ اس مکان میں داخل ہوسکتے ہیں اوروہ دروازہ خداوند یسوع ہے۔

اگرآپ خدا کو دیکھنا اورجاننا چاہتے ہیں ۔ تو دروازے سے داخل ہوجائیں۔ اور دروازے کے اندر جانے ہی سے خدا کوآپ دیکھ سکتے ہیں۔ اوراس جسم کی حالت میں رہتے ہوئے ۔ خداوند یسوع پر ایمان لانا ہی خدا کو جاننا ہے۔

عزیزو دنیا میں کوئی بھی آپ کو مکتی یا نجات نہیں دے سکتا۔ سوائے خداوند یسوع کے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں۔ ایسا کرو۔ ویساکرو۔ مگر نہ کہنے والا اورنہ سننے والا بغیر ایمان کے نجات پاسکتے ہیں۔ تمام انبیاء نے اپنے اعمال سے نجات حاصل نہیں کی۔ بلکہ وہ سب ایماندار ہی کہلاتے ہیں۔ (عبرانیوں ۱۱باب) چنانچہ ابراہیم کو ایمانداروں کا باپ کہا گیا۔ عزیزو! خدا نے بہت سے مذہب نہیں بنائے۔ یہ دنیا نے خدا کی مرضی کو کاٹ کر اپنی مرضی سے بہت سے غلط راستے بنائے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے :

" ایک ہی خداوند ہے ۔ ایک ہی ایمان ایک ہی بپتسمہ ۔(افسیوں ۴: ۵) یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اس نے بھیجا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔(یوحنا ۶: ۲۹)۔

مسیح کا لہو خدا کا لہو کہلاتا ہے

" پس اپنی سارے گلے کی خبرداری کرو۔ جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھیرایا۔ تاکہ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اس نے (یعنی خدا نے) خاص اپنے خون سے مول لیا"(اعمال ۲۰: ۲۸)۔

" تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں ہوئی۔بلکہ ایک بے داغ برے یعنی مسیح کے خون کے بیش قیمت خون سے"۔(۱۔پطرس ۱: ۱۸تا ۱۹)۔

یہاں پر لکھا ہے ۔ خدا کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو۔ جسے اس نے یعنی خدا نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔جب خداوند یسوع صلیب پر تھا تواس کے سر، پاؤں، ہاتھ پسلی اورپیٹھ سے خون بہ رہا تھا۔ اورخداوند یسوع مسیح نے ہمیں اپنے خون سےمول لیا۔یہی خداوند یسوع مسیح کا خون مندرجہ بالا آیت میں خدا کا خون کہلاتا ہے ۔ " جسے خدا نے خاص اپنے خون سے مول لیا"۔

جب مسیح کا خون خدا کا خون کہلاتا ہے ۔ تو صاف ظاہر ہے ۔ کہ مسیح خدا ہے۔

چنانچہ لکھا ہے" اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔(۱۔ یوحنا ۷)

باب ہفتم

خدا کے ساتھ مسیح روح القدس بھیجنے میں برابر

خدا روح القدس کو بھیجنے والا۔ اور میں باپ سے درخواست کرونگا ۔ کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشیگا "۔(یوحنا ۱۴: ۱۶)۔

مسیح روح القدس کو بھیجنے والا

" لیکن جب وہ مددگار آئیگا۔(روح القدس) جس کو میں۔۔۔ بھیجوں گا ۔ یعنی سچائی کا روح۔(یوحنا ۱۵: ۲۶)۔

خدا کے ساتھ یسوع مسیح عزت میں برابر

" تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں۔ جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا۔ وہ باپ کی جس نے اسے بھیجا عزت نہیں کرتا "۔(یوحنا ۵: ۲۳)۔

"اسی طرح باپ نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا"۔(یوحنا ۵: ۲۲)۔

بادشاہ کے زندہ اور لکھے ہوئے کلام کو رد کرنا اور بے عزت کرنا بادشاہ کو بے عزت کرنا ہے۔ کیونکہ بادشاہ اور بادشاہ کا کلام ایک برابر ہیں۔ اور بادشاہ کے کلام کی عزت کرنا بادشاہ ہی کی عزت کرنا ہے۔ اسی طرح بیٹے یعنی کلام کی عزت کرنا خدا ہی کی عزت کرنا ہے۔

خداوند یسوع مسیح خدا کے برابر سب چیزوں کا مالک ہے

(یسوع نے کہا)" جوکچھ باپ کا ہے۔ وہ میرا ہے"(یوحنا ۱۶: ۱۵)۔

ہاں جس طرح ہمارا خدا پر ایمان ہے۔ اسی طرح ہمارا یسوع پر ایمان ہے۔" یسوع نے کہا تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو"(یوحنا ۱۴:۱)۔

اس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا۔ خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا"(فلپیوں ۲: ۶)۔

منجئی خدا اور منجئی یسوع مسیح

جس طرح خدامنجی ہے۔ اسی طرح یسوع مسیح بھی منجی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

منجی خدا

" مگرجب ہمارے منجی خدا کی مہربانی" (طیطس ۳: ۴)۔

منجی یسوع مسیح

جسے اس نے ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ------(طیطس ۳:۶)۔

خدا شریعت کا بےقید ہے خداوند یسوع مسیح بھی خدا کے برابر ہی شریعت کا بے قید ہے

" یسوع نے کہا۔ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اورمیں بھی کرتا ہوں" (یوحنا ۵: ۱۷)۔

دونوں ناموں کی ایک تعریف	مسیح	خدا
چرواہا یا گلہ بان	۱۔ میری بھیڑیں میری آواز پہچانتی ہیں (یوحنا ۱۰: ۲۷۔انجیل)	۱۔کیونکہ خداوند یہواہ فرماتا ہے ۔ کہ میں اپنی بھیڑوں کی تلاش کرونگا۔ اورانہیں ڈھونڈ نکالوں گا۔(حزقی ایل ۳۴: ۱۱۔ انبیاء کے صحیفے)
قدوس	۲۔تم نے اس قدوس اورراستباز(یسوع) کاانکارکیا اور درخواست کی کہ ایک خونی تمہاری خاطر چھوڑا جائے (اعمال ۳: ۱۴،انجیل)	۲۔ قدوس قدوس قدوس خداوند خدا قادرمطلق (مکاشفہ ۴:۸۔ انجیل)
برحق	۳۔ یسوع نے اس سے	۳۔ مگرجس نے

	کہا" راہ، حق اورزندگی میں ہوں"۔ جو قدوس اور برحق ہے اورداؤد کی کنجی رکھتا ہے۔(یسوع) مکاشفہ ۳: ۱۷-	(یعنی خدا نے) مجھے بھیجا ہے وہ" سچا ہے ۔(یوحنا ۱۷: ۲۸) اور" برحق " کو۔۔ جانیں ۔(یوحنا ۱۷: ۳)
ہمیشہ کی زندگی دینے والے	۴۔ (یسوع نے یہودیوں کو جواب دیا) اورمیں انہیں ہمیشہ کی زندگی" بخشتا ہوں اوروہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہونگی" (یوحنا ۱۰: ۲۸)	۴۔ کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگرخدا کی بحشش ---۔ہمیشہ کی زندگی ہے (رومیوں ۶: ۲۳)
خادم الدین مقرر کرنے والے	۵۔ اورہم میں سے ہر ایک پر مسیح کی بخشش اندازے کے موافق فضل ہوا اور	۵۔ خداوند فرماتا ہے اورمیں تم کواپنی خاطر خواہ چرواہے دونگا اوروہ تمہیں

	اسی نے بعض کو رسول اوربعض کو نبی اوربعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور استاد بناکر دے دیا" (افسیوں ۴: ۱۱)	دانائی سمجھ داری سے چرائیں گے ۔(یرمیاہ ۳: ۱۵)
تعلیم دینے والے	پولوس رسول کی گواہی) کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا مکاشفہ ہوا" (گلتیوں ۱: ۱۲)۔	۶۔ خداوند تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یوں فرماتا ہے میں ہی خداوند تیرا خدا ہوں جو تجھے فائدہ کی باتیں سکھاتا ہوں ۔" (یسعیاہ ۴۸: ۱۷)
منجی	۷۔ جیسے اس نے ہمارے منجی یسوع	۷۔ اس خدائے واحد کا جو ہمارا" منجی

	مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل کیا۔	ہے"۔ (یہوداہ ۱: ۲۵)
روح اللہ	۸۔ چنانچہ لکھا ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم (مسیح) زندگی بخشنے والی" روح" بنا۔ (۱کرنتھیوں ۱۵: ۴۵)	۸۔ خدا" روح" ہے۔ (یوحنا ۴: ۲۴)
محبت	۹۔ اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا۔ کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے دے۔ (مسیح) یوحنا ۱۵: ۱۳)	۹۔ خدا" محبت" ہے۔ (یوحنا ۴: ۲۴)
نور	۱۰۔ یسوع نے ان سے کہا ۔۔۔ جب تک "	۱۰۔ خدا" نور" ہے (۱۔ یوحنا ۱: ۵)

	نور" تمہارے ساتھ ہے" نور" پر ایمان لاؤ (یوحنا ۱۲: ۳۵ تا ۳۶)	
لاتبدیل	۱۱۔ یسوع مسیح کل اورآج اورابد تک یکساں ہے (عبرانیوں ۱۳: ۸)۔	۱۱۔ اورہر اچھی بحشش اورہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے اورنہ گردش کے سبب اس پر سایہ پڑتا ہے (یعقوب ۱: ۱۷)
رحیم وکریم	۱۲۔ پس اس کو (مسیح کو) سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازم ہوا۔ کہ	۱۲۔ خداوند خدا رحیم اورمہربان قہر میں دھیما اوررب الفیض ووفا (خروج ۳۴: ۶)

	امت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے واسطے ان باتوں میں جو خدا سے علاقہ رکھتی ہیں ایک رحمدل اور دیندار سردار کاہن بنے (عبرانیوں ۲: ۱۷)	
حکیم	۱۳۔ مسیح خدا کی قدرت اور حکمت ہے۔(۱۔ کرنتھیوں ۱: ۲۴)	۱۳۔ ہم خدا کی پوشیدہ حکمت بھید کے طور پر بیان کرتے ہیں۔(۱۔ کرنتھیوں ۲: ۵)
خالق	۱۴۔ کیونکہ اسی میں (مسیح میں) ساری چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہو یا زمین کی ---(کلسیوں ۱: ۱۶)	۱۴۔ ابتدا میں خدا نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔(پیدائش ۱: ۱)
حاضر وناظر	۱۵۔ (زمین پر باتیں	۱۵۔ کیا کوئی آدمی

	کرتے وقت آسمان میں بھی حاضر) اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا۔ (مسیح) یعنی ابن آدم جو آسمان ہے۔(یوحنا ۱: ۱۳)	چھپی جگہوں میں اپنے کو چھپا سکتا ہے کہ میں اسے نہ دیکھ سکوں۔ خداوند کہتا ہے کیا آسمان وزمین مجھ سے بھرے نہیں ہیں (یرمیاہ ۲۳: ۲۴)
عالم الغیب	۱۶۔ پطرس نے دلگیر ہوکر اس (مسیح) سے کہا اے خداوند تو تو سب کچھ جانتا ہے(یوحنا ۲۱: ۱۷)	۱۶۔ یہ وہی خداوند ہے جو دنیا کے شروع سے ان باتوں کی خبر دیتا آیا ہے (اعمال ۱۵: ۱۸)
قادر	۱۷۔ اور ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا---اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے --- خدائے	۱۷۔ تب خداوند ابرام (ابراہیم) کو نظر آیا اور اس سے کہا کہ میں خدائے قادر

	قادر(یسعیاہ ۹: ٦)	ہوں۔(پیدائش ۱۷: ۱)
اول وآخر	۱۸۔ میں اول وآخر اور زندہ ہوں میں مرگیا تھا اوردیکھ ابد الاآباد زندہ رہونگا۔(مکاشفہ ۱: ۱۷تا ۱۸)	۱۸۔ میں ہی اول اور میں ہی آخر بھی ہوں۔(یسعیاہ ۴۸: ۱۲)
جلیل یا ذوالجلال	۱۹۔ اے میرے بھائیو ہمارے خداوند ذوالجلال یسوع مسیح کا ایمان تم میں طرف داری کے ساتھ نہ ہو(یعقوب ۲:۱)	۱۹۔ لشکروں کا خداوند وہی جلال کا بادشاہ ہے(زبور۲۴: ۱۰)
عادل یا منصف	۲۰۔ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جاکر ہم سب کا حال	۲۰۔ خداوند کے آگے کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے۔(زبور

	ظاہر کیا جائیگا۔(۲ کرنتھیوں ۵:۱۰)	۹:۹۸)

کیونکہ یسوع مسیح کی وہی صفات ہیں۔ جو خدا کی ہیں۔ اس لئے یسوع مسیح خدا ہے۔

"اے با میں نے تیرا کلام انہیں پہنچادیا"(یوحنا ۱۷: ۱۴)۔

یہاں معلوم ہواکہ خدا کے جلال کو خداوند یسوع ہی نے اپنے میں طرح ظاہر کیا۔ چنانچہ خداوند یسوع مسیح کی بابت لکھا ہے ۔کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اسی میں (یسوع میں) مجسم ہوکر سکونت کرتی ہے"(کلسیوں ۲: ۹) ۔ پانی اورہوا کو ڈانٹا اورانہوں نے خداوند یسوع کا حکم مانا ۔ مردے زندہ کئے گئے۔ کوڑھی پاک صاف ہوئے۔ اندھوں نے بینائی پائی۔ بدروحیں حکم سے نکالی گئیں ۔ ۳۸ سال کے بیماراورطرح طرح کے بیماروں کو شفادی ۔ پانی پر چل کر دکھایا۔ بے گناہ رہا۔ کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ محبت کی تعلیم کا بہترین درجہ سکھایا۔ بارہ سال کی عمر میں بھی بڑے بڑے عالموں کےمنہ بند کردئیے۔ اس کی موت کے وقت دوپہر کے وقت سورج کی روشنی جاتی رہی اورتمام دنیا میں

اندھیرا چھاگیا۔ زمین کانپ اٹھی ۔ چٹانیں تڑک گئیں۔ مردے یعنی بہت سے مقدس لوگ قبروں میں سےح جو باہر کو پڑے ۔

واقع ہی الوہیت کی ساری معموری خداوند یسوع مسیح میں مجسم ہوکر سکونت کرتی ہے۔ سننے والو۔ ایک بڑا بھید۔ ہوشعنا۔ مبارک ہے مسیح جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔(یوحنا ۱۲: ۱۳، عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو۔ لوقا ۲: ۱۴)۔

"جنہوں نے یسوع کا یہ کام دیکھا تھا۔ اس پر ایمان لے آئے "۔ (یوحنا ۱۱: ۴۵)۔

خدا کی بادشاہت اوربہشت میں داخل ہونے کی دعوت تمام دنیا کو:

" میری طرف رجوع لاؤ۔ تاکہ نجات پاؤ۔ اے زمین کے سب رہنے والو۔ کہ میں خداوند ہوں۔ اور میرے سواکوئی نہیں(یسعیاہ ۴۵: ۲۲)۔

" اے محنت اٹھانے والو اوربوجھ سے (گناہ کے بوجھ سے) دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ ۔میں تمہیں آرام دونگا"۔(متی ۱۱: ۲۸)۔

عزیزو! پر وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائیل کیاگیا۔ اورہماری بدکاری کے باعث کچلا گیا۔ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی۔ تاکہ اس کےمار کھانے سے ہم چنگے ہوں"(یسعیاہ ۵۳: ۵)۔

کیاآپ خداوند یسوع مسیح کوآج ہی اپنا نجات دہندہ دل سےمانتے ہیں ؟کیاآپ اپنی نفسانی اورجسمانی خواہشوں کو چھوڑ نے کے لئے تیار ہیں؟ خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کو بچانے کےلئے اس دنیا میں آیا۔ اورپولوس رسول اپنے گناہوں کااقرارکرتے ہوئے یوں کہتا ہے " جس میں سب سے بڑا میں ہوں" (۱۔تیمتھیس ۱: ۱۵)۔

اگرآپ گناہوں کی وجہ سے مردہ ہیں تو خداوند یسوع مسیح پر دل سے ایمان لانے سے آپ زندہ ہوسکتےہیں۔ لعزرکو قبر میں پڑے ہوئے چاردن ہوگئے۔ لعزر کی بہن مارتھا غمی کی حالت میں خداوند یسوع مسیح کے پاس آئی۔ خداوند یسوع مسیح نے ان سے کہا کیا تو ایمان رکھتی ہے؟ مارتھا نے یسوع سے کہا ہاں خداوند میں ایمان لاچکی ہوں کہ خدا کا بیٹا جو دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ توہی ہے"(یوحنا ۱۱: ۲۷)اس ایمان سے کیاہوا؟

"اور یہ کہہ کر اس نے (یسوع نے) بلند آواز سے پکار کے کہا اے لعزر نکل آ۔ جو مرگیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔ اور اس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا۔ یسوع نے ان سے کہا۔ اسے کھول کر جانے دو۔ (یوحنا ۱۱: ۴۳تا ۴۴)۔

اگر آپ گناہ کی حالت میں مردہ ہیں۔ تو عزیزو خداوند یسوع پر ایمان لے آؤ۔ ایمان ہی کی وجہ سے مردے کو کہا گیا۔ اے لعزر نکل آ۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔" اے سونے والے جاگ اور مردوں میں سے جی اٹھ تو مسیح کا نور تجھ پر چمکیگا۔"(افسیوں ۵: ۱۴)۔

آپ کا صرف اتنا کام ہے۔ کہ آپ اپنے گناہوں سے پشیمان ہوکر خداوند یسوع پر ایمان لے آئیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ" اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے تو نجات پائیگا۔ (رومیوں ۱۰: ۹)۔

عزیزو! شیطان آپ کے دل میں یوں نہ کہے۔ پھر دیکھا جائیگا۔ آپ دنیا کے رشتہ داروں ، بھائی ،بہن ، ماں ،باپ اور دوست کسی کا خیال نہ رکھیں۔ دنیا کی رشتہ داری ، اور دنیا کی محبت اس فانی دنیا سے کوچ کرنے کے بعد مٹی میں مل جائے گی بڑے بڑے مکان زلزلوں سے تباہ ہوچکے ہیں۔ آگ اور گندھک نے بڑے بڑے محلوں کو خاک کا ڈھیر کردیا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں ہر روز مرتے چلے جاتے ہیں آپ اپنی دولت اور جائداد پر فخر نہ کریں۔ خداوند یسوع مسیح نے ایک تمثیل میں یوں کہا۔ کہ ایک دولت مند کی بڑی فصل ہوئی اور وہ کہنے لگا۔ کہ میں اپنی کوٹھیاں بڑی بناؤنگا۔ اور اپنی جان سے کہونگا۔ اے جان کھا پی اور چین کر۔

خدا نے اس سے کہا۔" اے نادان اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کرلی جائے گی۔ پس جو تونے تیار کیا ہے۔ کس کا ہوگا؟(لوقا ۱۲: ۱۶تا ۲۰)۔

انسان کی زندگی اس جسم میں پانی کے بلبلے کی طرح ہے۔

پیارے دنیا کے ہمسفر لوگو۔ عدالت کا وقت قریب آگیا ہے۔ آگ کے عذاب سے بچ جاؤ۔

اس دنیا کی چیزیں خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے وقت تباہ وبرباد کردی جائیں گی۔

" بطلان کے بطلان واعظ کہتا ہے۔ بطلان کے بطلان سب کچھ باطل ہے"(واعظ ۱: ۲۔ انبیاء کے صحیفے)۔

اس لئے دنیا کے ہمسفر عزیزو! پھر پچھتائے کیا۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اس دنیا کو چھوڑنے سے پہلے فیصلہ کرنا ہے۔ کیونکہ ایک بار مرنا اوراس کے بعد عدالت کاہونا مقرر ہے"(عبرانیوں ۹: ۲۷)۔

ایک امیر نےکلام سن کر رد کردیا اور کہنے لگا۔ پھر دیکھا جائیگا۔ اوراسکے بعد فوراً گاڑی کے نیچے آکر ہلاک ہوگیا۔

" دیکھو آج قبولیت کاوقت ہے۔ یہ نجات کا دن ہے" ۲کرنتھیوں ۶: ۲)۔

اگرآپ دل سے ایمان لائیں تو لکھا ہے:

"آج ہی تو میرے ساتھ فردوس (بہشت) میں ہوگا"۔